

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امر کے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام کی ترویج اور مسلمانوں کی حفاظت و اشاعت کرنا۔  
 (۲) مسلمانوں کی عمر گزارنے اور دنیاوی زندگی کی خصوصیات دینی و دنیوی خدمات کرنا۔  
 (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلق کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہر حال پیشگی آن چاہئے۔  
 ۲۔ ہر نمبر ایک خط و غیرہ جملہ واپس نہ ہوگا۔  
 ۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند رفت و مرجع ہونے اور ناپسند مضامین محضوں کی تیسرے واپس نہ ہو سکیں گے۔

شرح قیمت اجزا

والیان ریاست سے سالانہ طور پر  
 روسا و دیگر اداران سے ۱۰۰ روپے  
 عام مسند ریاست سے ۵۰ روپے  
 ششماہی ۱۰ روپے  
 سالانہ غیر سے سالانہ ۵۰ روپے  
 ششماہی ۲۰ روپے

احترام و تعارف

۱۔ فیصلہ شدہ مضامین کی تصحیح طلب ہو سکتی ہے  
 جلا خلائق کلمات و ارسال زر بنام مولانا  
 ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب  
 (مولوی نائل) مالک دفتر شائع  
 امرتسر ہونی چاہئے۔



نمبر (۱۱) دروازہ درج مصطفیٰ جلد (۱۳)

امرتسر مورخہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء بروز جمعہ

رشی نمبر پر پو پو

نمبر

لگا کر کے آریہ اخبار پر کاش کاری رشی نمبر (جس کا  
 ہمارا نمبر پندرہ مورخہ ۱۳۳۲ھ کے مضمون پر دی گیا  
 تھا) بڑی کتاب و کتاب سے نکلا جس کی بابت ہم  
 اپنے سنی نمبر پر کاش کو کامیابی پر مبارک کہتے ہیں  
 رشی نمبر میں بہت سے مضامین ہیں جن میں سب  
 میں قرآن و حدیث کی مدد کے گیت ہیں مگر  
 سب سے اہل ایک مضمون جگہ ہے جس میں سوہی  
 دیانند لکھتے ہیں ایک جگہ ان کے دکھا یا گیا ہے۔  
 مضمون ہوتے اگر مضمون لکھا کہ اس مضمون  
 میں اس قدر ہے۔ مگر انہوں نے کہ راقم مضمون  
 یا جو ایک دن درگاہ (گردگل) کے مدرس  
 میں لکھی تھی اس مضمون کی نوعیت کو نہیں

سمجھے اور غیر سوچے سمجھے جو کچھ دل میں آیا لکھتے چلے  
 گئے۔  
 ناظرین کو یہ امر بخوبی یاد ہو گا اور یاد رہنا چاہئے  
 آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ جہاں علوم کا خزانہ وید  
 ہیں اسی کی فرس ہے کہ وید مستند بالذات (دلیل)  
 ہیں باقی کتب ویدوں کی سند سے مستند بالذات نہیں  
 ہیں ورنہ نہیں اس دعویٰ کو فوراً دیکھا جائے  
 تو بہت ہی قابل فہم ہے کیونکہ الہامی اور غیر الہامی  
 میں یہی فرق ہے کہ الہامی کلام مستند بالذات ہے  
 اور غیر الہامی مستند بالذات نہیں ہے۔ مسلمان بھی اس  
 بات کے قائل ہیں کہ علماء کا قول کسی آیت یا حدیث  
 سے مدلل ہے تو دلیل میں پیش ہو سکتا ہے ورنہ محض  
 قول حجت نہیں۔  
 لکھو کہ اس اصول میں دونوں (مسلمان اور آریہ)  
 متفق ہیں۔ اس مسئلہ اصول کے مطابق آریہ  
 مضمون لکھا مگر کافر میں ہونا چاہئے کہ جب کبھی

اپنے مذہب کا مقابلہ کسی دوسرے مذہب سے کریں  
 تو اپنے مذہب کی اس کتاب سے لینے دعویٰ کو  
 ثابت کریں جس کو وہ مستند بالذات کہتے ہیں نہ کہ  
 ایسی کتاب سے جو خود کسی دوسری دلیل کی محتاج ہو  
 آریہ مضمون لکھا اس مہولی غلطی کو نہیں سمجھے نہ سمجھنے  
 کی کوشش کی ہے۔  
 اس مضمون میں راقم مضمون شروع سے ویدک  
 دھرم کا ذکر کیا ہے۔ مذہب عیسائیت اور اسلام  
 مقابلہ کرتا ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-  
 "رشی دیانند اور سناسک کے دیگر بڑے مذہبی  
 پیشواؤں کے درمیان یہی تو فرق ہے۔ کہ  
 جہاں دیگر پیشوا اور بزرگوں کے اپنی ریش جیون  
 کے محدود اگلوں سے سب سے کہتے ہیں وہاں  
 رشی دیانند نے ایک ایسے دھرم کا پتلا اٹھایا  
 کیا جو انسانی جیون کے متعلق ایک مکمل پروگرام  
 پیش کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی عیسائی ہے تو

ناظرین کو اخبار کا سال نو مبارک ہو

گلوں اور احمدی کہنے صحیح الہیت شریف کا بھائی نظم میں دلچسپ روایت طرز میں تین جلدیں حاصل کرنا چاہئے۔

اس کے دہرم کا تعلق یا تو صرف ایت دار اور  
 گرجے کے ساتھ ہے۔ اور یا جیون کے بہت  
 مقورے کا یہ کھشیتروں میں اس کی رہنمائی کلم  
 ہے۔ اگر ایک عیسائی نوجوان کالج میں فلاسفی  
 اور میاٹنی پڑھتا ہے۔ تو اس کا مذہب اس کو  
 فلسفہ اور ریاضی کے مسئلوں کے متعلق کچھ نہیں  
 بتاتا کیونکہ انجیل مقدس میں فلسفہ یا سائنس  
 کا ذکر تک نہیں۔ اس کو کیا کہا جانا چاہئے۔ کیسے  
 مکان میں رہنا چاہئے۔ اپنے ملک اور  
 کے دشمنوں کے ساتھ کیسے سلوک کرنا چاہئے  
 ان معاملوں میں بھی اس کا مذہب اس کو  
 ہے۔ اس کے دیش میں راجیہ پر کار یہ ہے جو نا  
 چاہئے۔ اس معاملہ میں تو انجیل مقدس سے  
 رہنمائی کی تلاش کرنا بالکل بے سود ہے کیونکہ  
 یہ باتیں تو کبھی حضرت مسیح کے خواب و خیال میں  
 بھی نہ تھیں۔ (پرکاش رشی نمبر ۲ کا تک  
 صفحہ ۵ کا لم ۱)

اس ہاں گردش کرنا سنا ہے۔ (فہ)  
**المجلد ۲۲**۔ کوئی چیز آئی کہہ سکتا ہے ہر  
 مضمون نگار نے اپنا خیال قائم رکھا ہے معیار  
 توجہ اس کے لیے بتا دیا ہے۔ یہ تھا جنگی اور ملکی  
 انتظام سکھا نامہ مذہب کی علامت ہے۔ اسی بنا پر  
 عیسائی مذہب کو نامہ ہمارے نیل کر دیا تھا مگر  
 جب اسلام کا ذکر کیا تو اس معیار کے لحاظ سے  
 مقابلہ نہیں کیا بلکہ اس کو چھوڑ کر معجزہ شق القمر  
 کو لے بیٹھے۔ ہم نہیں کہتے کہ معجزہ شق القمر قرآن  
 مجید میں نہیں ہے۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی مخالف  
 اسپر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ یہ کہتے  
 ہیں کہ جس معیار سے نامہ نگار نے مذہب کی جانچ  
 شروع کی تھی جس کی وجہ سے اس نے عیسائی مذہب  
 کو نیل کیا تھا اسی معیار کو لیکر اسلام کی جانچ  
 کرنے تو ہمیں گلہ گزاری کا موقع نہ ہوتا صورت  
 موجودہ میں تو ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں  
 تو آشنائے حقیقت نہی خطا اینجا ست

ہے۔ ہم سوامی دیانند کی رائے رشی کے الفاظ  
 میں ہی پیش کریں گے۔ (صفحہ ۲ کا لم ۱)  
**المجلد ۲۲**۔ ناظرین اس کتاب کو بغور ملاحظہ  
 کریں کہ نامہ نگار نے اپنا مذہبی اصول کہا تک یا د  
 رکھا کہ ہم آریوں کے ہاں مستند الذات وید ہیں باقی  
 کسی کی بات اگر ویدوں سے مستنبط (اخذ کی ہوئی) ہے  
 تو صحیح اور حجت ہے ورنہ نہیں۔ مناسب بلکہ لازم  
 تھا کہ رشی دیانند کی تصنیفات کی بجائے وید و نجا حوالہ  
 دیتا تاکہ یہ ثابت ہو سکتا کہ ویدک دہرم کی الہامی  
 کتاب اس معیار کی رو سے کہاں تک کامیاب ہے  
 اور کہاں تک نیل۔ مگر واقع یہ ہے کہ بجا ویدوں کی  
 تعلیم دکھانے کے ہم کو سوامی دیانند یا منوجی کے  
 الفاظ سنائے جلتے ہر جہ سے صاف معلوم ہوتا  
 کہ اس معیار کے مطابق ویدوں کی تعلیم نہیں  
 ہم مانتے ہیں کہ ویدوں میں جلی اسلام میں  
 قبے کے احکام نامہ نگار بتلانا چاہتا ہے وہ نہیں  
 اگر مینگے تو منوجی اور سوامی جی کے اقوال میں نہیں  
 مختصر یہ کہ سماجی مناظروں کی یہ عام عادت ہے  
 کہ دعویٰ کے مطابق ویدوں سے نا امید ہو کر  
 اشخاص کے اقوال کی طرف رجوع کر جاتے ہیں  
 یہ عادت عام طور پر سماجوں میں بھی ہے کہ  
 سوامی جی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ ان کی منہ  
 کیا تیار تھا پرکاش کو اٹھا کر دیکھئے منہ  
 ان کے نظریے تو چند کا فوڈل سے  
 نہ رہیں سوامی جی کے چہرے پر  
 ہیں کچھ ہے

**المجلد ۲۲**۔ اس اقتباس سے صاف ثابت ہوتا ہے  
 کہ مضمون نگار کے خیال میں معیار مذہب جنگی اور  
 ملکی انتظام ہے یعنی مذہب حق کا فرض ہے کہ اپنے  
 تابعداروں کو جنگی قواعد ملکی انتظام کے طریق بھی  
 سکھائے صرف یہی نہ کہ نمازیوں پڑھو اور سنبھال  
 یوں کرو روزہ یوں رکھو بلکہ انکے علاوہ تمام انسانی  
 ضرورتوں کے متعلق تعلیم دینا ہے دہرم کا فرض ہے  
 بہت خوب مگر مضمون نگار نے اس فرض کو کہا تک  
 دیکھا ہے اس کے اپنے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں کہ  
 ہ اپنے اس اصول کو کہا تک سمجھا ہے چنانچہ اس کے  
 الفاظ یہ ہیں۔

اجب اس بے ہوشی کو بھی جانے دیجئے ہم یہ بھی مانتے  
 کر سکتے ہیں مگر اس کے بعد ویدوں کی ہوشی کو کون  
 صاف کرے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار  
 مع اڈیٹر صاحب پرکاش کے اپنے اصول مذہب  
 یا واقف نہیں یا دانستہ ناواقف بنتے ہیں یا  
 اپنے ناظرین کو ناواقف جانتے ہیں۔ چنانچہ اس کے  
 اپنے الفاظ یہ ہیں۔  
 کنٹرورٹمان کال کے واحد رشی اور پیشوائے  
 دین بھگوان دیانند کی تصانیف میں ان  
 سب کی جھلک موجود ہے اگر ان تمام علوم  
 کا خیال کیا جاوے۔ جن کا ذکر دیانند رشی کی  
 تصانیف میں جگہ جگہ مسلسل طور پر موجود ہے  
 x x آج ہم رشی دیانند کی رائے من جنگ  
 کے متعلق ایسے طریق پر پیش کریں گے جس سے  
 آجکل یورپ میں جرمنی کی طرف سے تہذیب  
 کے نام پر جھوٹا چارچہ رہے ہیں۔ ان پر پرکاش  
 پڑے۔ اور مذہب دنیا کو تباہی لگے۔ کہ ان کے  
 پڑے کے طریقوں میں کہاں کہاں ترقی کی گنجائش

مختصر یہ کہ سماجی مناظروں کی یہ عام عادت ہے  
 کہ دعویٰ کے مطابق ویدوں سے نا امید ہو کر  
 اشخاص کے اقوال کی طرف رجوع کر جاتے ہیں  
 یہ عادت عام طور پر سماجوں میں بھی ہے کہ  
 سوامی جی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ ان کی منہ  
 کیا تیار تھا پرکاش کو اٹھا کر دیکھئے منہ  
 ان کے نظریے تو چند کا فوڈل سے  
 نہ رہیں سوامی جی کے چہرے پر  
 ہیں کچھ ہے  
 امر دین روہی کے کہہ چوں آریوں  
 روہی کے نامہ نگار اور  
 ہیں کچھ ہے

**جہاد وید**  
 ویدوں اور دہرم  
 جہاد کا شوق  
 قیمت

# جنگ یورپ اور مسئلہ عدو و ازواج

یورپ کی مردم شماری میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت اب بھی کئی حصے زیادہ ہے فرانس میں بہت سے عیاس طبعیت مردوں اور عورتوں نے نکاح کرنا چھوڑ دیا ہے تعلق نکاح کو آزادی کے خلاف جانتے ہیں اسلئے لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوا ہے کہ فرانس میں نسل انسانی سب ملکوں سے کم ہے گو فرینٹ فرانس کو اس کی طرف پہلے ہی توجہ تھی اب تو جنگ کی وجہ سے اور بھی اس طرف توجہ ہونی لازمی ہے۔

## یورپی جنگ کا اثر عیسائی مشن پر

ہم سمجھتے تھے کہ جنگ کا اثر ہندوستانیوں کے کاروبار ہی پر ہوگا مگر عیسائیوں کا رسالہ ہمسچی تھلی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنگ کا اثر علامہ ہندوستانی کاروبار کے خود عیسائی تبلیغ پر بھی ہوا ہے تجلی میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ ولایت سے مشنری سوسائٹی کو بذریعہ تار اطلاع آتی ہے۔ بڑے بڑے خرچ ملتوی کر دو۔ بنک سے حتی المقدور تقصیر اور پیسہ اور عارضی طور پر ادوارے کر کام چلاؤ۔

اس شہر میں ہم ہندوستانی اپنا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہاں کے خیراتی کاموں کی حالت کیا ہوگی انالہ

## جواب کذب الحدیث

(از مولوی منیر خان صاحب از بنارس) پچھلے ایشیائی دور میں ہندوستان میں کئی بڑے علماء نے گذرنا فاضل اڈیٹس نے حدیث شریفہ ایاکس والظن فان الظن الكذب الحدیث کی طرف علماء کو توجہ دلائی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اس حدیث میں ظن جو کہ قلب کا فعل ہے محکوم علیہ اور کذب الحدیث جو کہ زبان کا فعل ہے محکوم بہ ہے لہذا میں نے باوجود سچپانی اس سوال کے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں مگر قبول افتدز ہے عرض شرف۔

منہی الارب میں ہے ظن بالفحہ گمان یعنی طرف راجح از ہر دو طرف اعتقاد غیر جازم ظنون و اطالین جمع ودانت از لثات اضداد است و گمان بزود وداشتن و الفعل من نصر تقول ظننک زیداً و قوله تمالے و ظن داؤداى علم وایقن۔ اس حوالہ سے ثابت ہے کہ ظن بمعنی یقین اور گمان دونوں آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث مذکور میں ظن بمعنی یقین ہرگز نہیں پس لامحالہ حدیث مذکور میں ظن بمعنی گمان ہے اور گمان نیک و بد دونوں

جنگ کی روش یہی رہی تو مقتول مردوں کی تعداد غالباً لاکھوں سے گذر کر کروڑوں تک پہنچ گئی بہت دنوں بعد جب مردوں اور عورتوں کی تعداد کو شمار کیا جائیگا تو مردوں کی تعداد اتنی کم ثابت ہوگی کہ لاپچار اس وقت یورپ کی سلطنتوں کو اپنی آئینہ ترقی نسل کے لئے بہت کچھ سوجھا ہوگا۔ ہم جو ایک معنی سے سارے یورپ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اس نازک اور اندوہناک نظارہ کو سامنے سمجھ کر جو کچھ ہماری رسد میں اس وقت یورپ کے حق میں بہتر ہوا اس کا

خیاں میں اس وقت جبکہ مردوں کی تعداد کم ہوگی اور عورتوں کی بہت ترقی یافتہ رکھنے کے لئے اور ان کا حکم چاری کرنا بہت مفید ہوگا یعنی مرد و بالغ تو انکا سرکاری طور پر حکم سونا چاہئے کہ متعدد عورتوں سے شادی کر کے اور نسل انسانی کو ترقی دینے کے لئے اس کی بہت بلکہ تلافی ہو جائے گی۔ اس حالت کے لئے دعا ہے اس مسئلہ کو حل کرنا ہے جسے ناہم مخالف اور اعتراض کرتے ہیں جو ہرگز مورد اعتراض نہیں۔ بلکہ نسل انسانی کو ترقی دینے کے لئے بہت ضروری اور مفید ہے۔ اور یہی وہی کو اختیار کرے گا یا اس کے کوئی اور بہتر طریقہ پیدا کرے گا جو ممکن نہ

صفتوں کے ساتھ متصف ہوتا ہے چنانچہ فرمان والا شان ہے۔ ظنوا بالظنونین خیر المؤمنین کے ساتھ اچھا گمان رکھا کرو وقال اللہ تعالیٰ فَاَجْتَنِبُوا الْكِبْرَاءِ مِنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اَشْرُّ مِنَ الْاَشْرِّ اکثر گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض ظن گناہ اور باعث عذاب ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں قول اللہ تبارک و تعالیٰ کا فَاَجْتَنِبُوا الْكِبْرَاءِ اور اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اَشْرُّ مِنَ الْاَشْرِّ تبارک ہے کہ ظنون میں احتیاط لازم اور ضروری ہے بلکہ جو در تمام ظن کا تابع نہ ہونا چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ بعض ظنون میں خطا کار ٹھہرے اور اس وجہ سے مستحق عذاب ہو معلوم ہوا کہ ہر ظن قابل نفیس اور مذموم نہیں بلکہ خاص کر وہی ظن جس کی بنا پر محض خیال اور اندازہ پر بلاغہ اور تامل ہو اور اوقات اور قرآن سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہو مثلاً ایک مومن نیکو کار جس کے افعال ظاہری

سراسر شریعت کے مطابق اور موافق ہیں اسکے متعلق کسی بدمگمی اور بر خیال رکھنا ہرگز صحیح نہیں بلکہ گناہ ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں وَالنَّهْيُ عَنِ الظَّنِّ السُّوْعُ بِالْمُسْلِمِ السَّالِمِ فِي دِينِهِ وَعَرَضِهِ یعنی یہی مذکور فرمان والا شان صلے اللہ علیہ وسلم میں مخصوص ساتھ مسلمان نیکو کار کامل الدین اور صاحب عزت اور وقار ہے۔

اور اگر کوئی شخص فاسق اور ناجراد اسکے افعال ظاہری شریعت کے مطابق نہیں تو اس کے متعلق بدمگمی ممنوع نہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک باب خاص جو جواز میں اس قسم کے ظن میں لکھا ہے اور حدیث صلے اللہ علیہ وسلم مَا أَظُنُّ فَلَا فَا فَلَافَا لِعَرَفَانَ مِن دِينِنَا شَيْئاً یعنی میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دین اسلام کی باتوں سے بالکل گور ہے ہیں اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق ناجس کے حق میں بدمگمی شرعاً ممنوع نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں

وحاصل الترجمة ان مثل هذا الذي وقع في الحديث ليس من الظن المنهى عنه لانه مقام التعذير من مثل من كان حاله كحال الرجلين يعني حاصل ترجمہ باب کا یہ ہے کہ جس قسم کا ظن حدیث باب میں مذکور ہے وہ شرعاً ممنوع اور حرام نہیں کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دو شخصوں کو مظنون قرار دیا ہے جو کہ شریعت کے احکام سے بالکل ناواقف تھے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص وہی ہوگا جو فاسق فاجر بدکار ہوگا اور بلائین میں سے ہوگا جتنی اکثر ان الظن ان بعض الظن شخص ای مرثوہ و هو کثیر کظن العسوة باهل الخیر من المؤمنین و هو کثیر بخلافه بالفساق منهم فلا اثم فيه في حشرهما ليطمس منهم اسم عبادت سے بھی شائبہ ہوتا ہے کہ بدگمانی مسلمان کمال الایمان کے ساتھ ممنوع اور گناہ ہے اور فاسق و کافر کے ساتھ گناہ نہیں البتہ اس قدر اس میں اضافہ ہے کہ بدگمانی نہ تین کی اخذیں اور نامشروعہ میں جائز اور مباح ہے جبکہ صدور ان سے برابر ہوتا رہتا ہے اور حدیث بخاری میں فرمان والاشان کہ فلاں فلاں کے ساتھ میرا گمان ہے کہ دین اسلام کی باتوں سے کچھ بھی نہیں جانتے صاحب جلالین کے مضمون کی تائید کرتا ہے اور در اہل فاسقین کے ایسے ہی افعال میں بدگمانی صحیح ہو سکتی ہے ورنہ ایسے افعال میں جن کا صدور ان سے ہنوز نہیں ہوا وہ اور مسلمان کمال الایمان دونوں یکساں ہیں۔

میرے اس قدر بیان سے یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جملہ اقسام ظنون کے ممنوع نہیں بعض جائز اور بعض مباح ہیں البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ جب ظن افعال سے بھانٹا جائے تو اصل سوال سے بے تعلق ہے کیونکہ سوال موضوع منہی کے مفہوم سے نہیں بلکہ کذب کے عمل سے ہے اور باوجود بے تعلق تقریر ہونے کے قابل فکر ہے اسلئے کہ علمی مضمون ہے اور سوال جو زیادہ جواب دینا چاہتا ہے (الحدیث)

قلوب صحیحہ ہے تو حدیث شریفہ ایاک والظن فان الظن الكذب المحمديت میں ظن متصف بحديث فعل لسانی کیوں واقع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جملہ افعال اختیار یہ کا صدور قلب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ قلب مصدر جملہ افعال اختیار یہ ہے لیکن افعال قلوب کا صدور مخصوص بقلوب ہے اعضائے ظاہری کا واسطہ نہیں درکار نہیں صرف انکا تعلق قلب سے ہوتا ہے بخلاف اور افعال کے کہ ان میں اعضائے ظاہری کا واسطہ اور ذریعہ درکار ہوتا ہے اور جس قدر افعال اختیار یہ حسنہ ہیں صرف نیت اور ارادہ پر ہی انہیں ثواب مترتب ہوتا ہے اگرچہ اعمال ظاہری انہیں نہ بھی پایا جائے اور ضلالت میں نہ پایا جائے صرف نیت اور ارادہ سے عقاب مترتب نہیں ہوتا دلیل اس کی حدیث شریفہ ہے من عمل بحسنة فله اجرها کتب له حسنة فان عملها کتب له عشر او من عمل بسیئة فله نکتہ لہ شیئا کثیرا فان عملها کتب له سیئة یعنی اگر کسی نے کسی اچھے کام کا بخت ارادہ کر لیا اور ہنوز وہ کام اس نے نہیں کیا تو ایک نیکی کا اوسو ثواب حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس کام وہ کرے تو دس نیکیوں کا اوسے ثواب ملتا ہے اور اگر برائی کا بخت ارادہ کرے تو تا وقتیکہ اس برائی کو نہ کرے گا اس حق میں برائی ہرگز نہ لکھی جائیگی اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھی جائے گی اور نیز حدیث میں وارد ہے ان الله سبحانه عن امتی ما حدثت بہ انفسہا ما احدثتکم بہ او تعمل یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت کی خطرات نفسانہ سے درگزر کرتا ہے تا وقتیکہ انہیں کلام فکر سے یا عمل نہ کرے۔

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ نیا اختیار یہ کسی کا ارتکاب تا وقتیکہ اعضائے ظاہری سے نہ ہو گناہ ہرگز نہیں اور افعال قلوب اگرچہ وجود پذیر بدون اعضائے ظاہری ضرور ہو جاتے ہیں مگر ان پر کوئی حکم قضاء بدون انکھار اعضائے ظاہری کے نہیں دیا جاسکتا چنانچہ تصدیق قلبی

بدون اقرار لسانی شرعاً معتبر نہیں پس بدگمانی کا تعلق اگرچہ قلب سے ہے مگر جب تک کہ زبان پر اس کا اجرا نہ ہو گناہ نہیں اسلئے حدیث ایاک والظن فان الظن الكذب المحمديت میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ظن مذموم بدگمانی کی صفت حدیث قرار دیا ہے یعنی ظن مبتدا اور الكذب المحمديت خبر واقع ہے اور میرے بیانات سے اسکا ثبوت کھلا ظاہر ہے اس بحث کے متعلق میرا ارادہ تھا کہ کسی قدر اور طول دوں مگر علماء کرام سے امید ہے کہ اس پر بخوبی روشنی ڈالیں گے۔ فقط۔

الحدیث میری اس سوال سے غرض یہ تھی کہ جن خرابیوں کو بند کرنے کے لئے یہ حدیث سہل سکندری کا کام دے سکتی ہے مثلاً اذین کا ذکر بھی آتا ہے تاکہ ناظرین پر اس حدیث کی حکمت اور اثر اور ظاہر ہوتے جاویں۔

ایک مثال اس کی میں عرض کرتا ہوں۔ گذشتہ نہیں میں مولوی فیض اللہ صاحب ملتان کی کئی روز امرتسر میں رہ کر الحدیث میں مصالحت کرنے میں سعی ہوئے اس طرف سے تو جب عادت کوئی شرط نہیں تھی فریق ثانی (جناب مولوی احمد اللہ صاحب) کی طرف سے بہت سی شرائط پیش ہوئیں جن کا سفیر صاحب نے کسی حد تک جواب دیا آخر کار مولوی صاحب موصوف نے فرمایا ہمیں گمان ہے کہ اوس (خاک نامہ کی اس مصالحت کرنے میں یہ غرض ہوگی کہ الحدیث شریفہ کی مدد سے میونسپل کمیٹی کا کام سہل ہو جائے حالانکہ ادھر اس کا خیال بھی نہیں تھا تاہم جس نے جواب دیا کہ مصالحت نامہ میں یہ شرط لکھی جائے کہ اگر وہ ممبر کمیٹی بنا تو مصالحت ٹوٹ جائے گی۔ آخر کچھ نہوا مولوی فیض اللہ صاحب اپنا وقت گزار کر چلے گئے۔

میری غرض اس واقع کے لکھنے سے یہ ہے کہ اس قسم کی بدگمانیاں بسا اوقات مانع کا رخیہ ہو سکتی ہیں جنکی بندش کے لئے حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے پس جو صاحب اختیار حدیث کے عقیدہ کو عمل کرنے کی توجہ کریں وہ اس قسم کی چند

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت - قیمت - اربعہ

بوجہ سالانہ تعطیل ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ مینج

مشائخ بھی بتلا یا کریں تاکہ اس حدیث کی حکمت اور اسرار ناظرین پر نمایاں ہوتے جاویں۔  
اس حدیث کے عقد کا حل جو خاکسار کے ذہن میں ہے وہ ابھی مخفی ہے کسی صاحب نے بیان نہ کیا تو میں بھی عرض کرونگا (اڈیٹر)

### بقیہ جواب متعلق بہ اشرب مسکرہ

(از مولوی خیر الدین احمد صاحب از سرسبز ضلع جھان)  
پرچہ الحدیث ۱۸ رذی قعدہ ۱۳۳۲ھ کی اشاعت میں چند مطور بنڈیل سخی (حنفی علماء کی طرف سے جواب) ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے اور اس پر فاضل اڈیٹر کی تنقید باتر دیدہ بھی موافقہ فرمائی ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب والا جاہل غور اور تامل کی نگاہ سے نہیں دیکھا ورنہ اتنے بڑے مسلم فاضل کا معمولی عبارت کے فہم میں غلطی کھا جانا سمجھ میں نہیں آتا یا تجاہل عارفانہ کیا ہے۔

آنجناب کی خدمت میں اصلاح سوال کی اپیل کیلگی تھی تو بالکل بے تعلقی ظاہر فرمائی تھی اور جواب کے وقت اس کی معاونت کے لئے مستعد ہو گئے اس میں غالباً کوئی سرسبز جو ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔ ایک ضعیف خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ وہ سوال کہیں حضرت والا کا ساختہ پرواختہ ہی نہ ہو ورنہ اسکی طرف سے سائیکل بننے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ آنجناب نے تین طرح سے جرح فرمائی ہے۔

(۱) کتب فقہ میں کہیں قید عبارت نہیں (جواب) اگر ذرا غور فرمائیں تو خود آنجناب کی منقول عبارت میں قید عبارت موجود ہے۔ ہدایہ کی عبارت اذا کاف من علمو لہو و طرب اور قاضی شتا والہ مرحوم کی عبارت آنچه بقصد ہو خورد و حرام است دونوں منہ سے بول رہے ہیں کہ بغیر نیت نیک لہو و طرب تصد سے حرام ہے نفی لہو و طرب سے مفسر و اثبات نیت نیک کا ہے دوسرے در مختار وغیرہ کتب فقہ میں ثمان لکھا ہے اذا قصد بہ التمتع بالمطعام والتداوی والتقوی

علی طاعة الله تعالى جس سے آنجناب کا ادعاء انکار مطلق کا فور ہو گیا۔  
آنکھیں اگر میں بند تو پھر دن بھی رات ہر اس میں تصور کیا ہے بھلا آفتاب کا اور قرآن میں بطریق حصر آیا ہے انما ہذا الحیوة الدنیا لہو و لعب۔ اعلو انما الحیوة الدنیا لعب و لہو۔ جو نفس بچا سپر کہ لہو و لعب کے سوا آدین ہی ہے۔

(۲) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قولوں کا مستی ہونا معلوم۔  
(جواب) اثنیت درجہ ذریعہ میں ہے اور تالی مرتبہ اصول میں پس کوئی مغایرت نہیں۔ شیخین یا صاحبین کسی کے قول پر حسب اصول رسم المفتی عمل کرنے والا حقیقت سے نہیں لکھتا چنانچہ حضرات غزنویہ و دیگر جماعت اہل حدیث آنجناب کے نزدیک بھی اسلام سے تباہ نہیں بلکہ مزیاریوں تک کی اقتدا درست ہے۔

(۳) اما المقلد المستند قول مجتہدہ (جواب) استناد قول مجتہد کا یہ مطلب ہے کہ کسی مقلد کو اپنی طرف سے خلاف اصول فقہ استنباط واجتہاد کا منصب نہیں نہ یہ کہ اپنے امام کے مسئلہ مستنبط کے متعلق اظہار دلائل بھی نہیں کر سکتا۔ اس قدر معروض ہو چکنے کے بعد آنجناب کے فہم دانصاف و حق پرستی و نیک نیتی سے امید و اتق بلکہ اوثق ہے کہ آنجناب اپنی تائید یا تقریظ کو جو سوال سائل کی تقویت میں شجر فرمائی گئی ہے پاس لیکر داد انصاف دینگے اور سوال کے غیر مکمل ہونے کا واضح طور پر اقرار فرما دینگے۔

نوٹ۔ اشرب مسکرہ کی مزید تفصیل و تشریح و اقامت حج بزمہب امام آئینہ تحریر ہنگ انشا اللہ والسلام۔  
اڈیٹر۔ آپکی اس تقریر سے میری سابقہ رائے تغیر نہیں آیا میرے خیال میں آپکی ساری تحریر نظری ہے۔

### تعریف تصوف از کرب تصوف

(از صوفی)

کشف القلوب و کشف الظنون میں علم تصوف کی تعریف اس طرح ابن صدر الدین سے منقول ہے۔  
التصوف هو علم یعرف بہ کیفیتہ ترقی اهل الکمال من النوع الانسانی ملازم سعاد تہم ولا موز العار خصہ فی درجاتہ بقدر ان طاقۃ البشریۃ۔

کسی بزرگ نے تصوف کی ماہیت کو نظم میں ادا کیا ہے۔  
علم التصوف علم لیس یعرفہ الا خوفطنۃ بالحق معرہف و لیس یعرفہ من لیس یشہدہ و کیف یشہد ضوء الشمس مکفوف

اللہ تعالیٰ نے صوفیوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے  
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جن بزرگوں سے تصوف کے معنی بطور اشارات منقول ہیں۔ ان میں سے بطور اختصار کے ہم بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابو جریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف هو الدخول فی کل خلق سی و الخروج من کل خلق دنی۔ یعنی تصوف ہر ایک اعلیٰ خلق سے متصف ہونا اور بد خلقی اور بُری خصلتوں کا چھوڑنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف هو ان یمیتک الحق عندک و یحببک بہ یعنی تصوف یہ ہے کہ حق تعالیٰ تجھے تجھے سے مارے اور اپنے سے تجھے زندہ رکھے۔

اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقام پر کہ التصوف ذکر مع اجتماع و وجد مع استماع و عمل مع اتباع یعنی تصوف ذکر ہے باجماعت اور وجد باساعت اور عمل باتباع سنت اور فرمایا الصوفی کلا رض یطرح علیہا کل قبیح ولا یخرج منها الا کل ملیح یعنی صوفی شل زمین کے ہے۔ کہ ہر ایک بُری چیز

منظر کا کیفیت۔ مشہور و معروف متاثرہ جو کیفیت میں آریوں سے ہواقت۔ نسبت حدیث امر بوجہ

اس پر ڈال دی جاتی ہے۔ اور اس میں سے جو چیز کھلتی ہے اچھی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ صوفی زمین کے مانند ہے۔ جس کو نیک و بد سب روندتے ہیں۔ اور اگر برکی طرح ہے کہ ہر ایک پر سایہ آفکن ہوتا ہے۔ اور بارش کی طرح ہے۔ کہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

حضرت حسین بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الصوفی وحدانی الذات کا یقینہ احد ولا یقبل احداً۔ صوفی اپنی ذات سے اکیلا ہے نہ اس کو کوئی پسند کرتا ہے۔ نہ وہ کسی کو چاہتا ہے یعنی وہ اس طرح مشغول بحق ہے کہ غرض حق سے ملنے اور بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

فلیت الذی بینی و بینک علی و بینی و بین العالمین خراب

حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بغدادی کا قول ہے کہ سچے صوفی کی علامت یہ ہے۔ کہ تو انگر تھا پھر فقیر ہو گیا۔ عزت والا تھا۔ پھر ذلیل ہو گیا۔ مشہور تھا پھر مخفی ہو گیا۔ اور جھوٹا صوفی وہ ہے۔ کہ پہلے فقیر تھا۔ اب دنیا پیدا کر لی پہلے ذلیل تھا۔ اب عزت والا ہو گیا۔ پہلے گم نام تھا۔ اب مشہور ہو گیا۔ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تصوف یہ ہے کہ جس وقت جو بہتر کام ہو اسی میں مشغول ہونا۔

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ان لا تمزک شئیاً وان لا یمالک شئی۔ تصوف یہ ہے۔ کہ تو کسی چیز کے مالک ہونے کا دعویٰ نہ کرے اور نہ کوئی شے تیری مالک ہو جائے۔

حضرت راویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ تو اپنی ذات کو خدا کے ارادے پر چھوڑ دے بقول آنکہ۔

عاطل تلبم کردند اختیار اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف تین خصوصیات پر مبنی ہے (۱) فقر و احتیاج اللہ کی جانب (۲) بذل و انبساط (۳) کسی طرح کا اعتراض نہ کرنے کا اختیار۔

حضرت معروف گرجنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

التصوف الاخذ بالحقائق والیاس صافی ایدی الخلاق۔ تصوف یہ ہے کہ حقیقت پر عمل کرنا اور مخلوق کے ماتھے میں جو کچھ ہے۔ اس سے مایوس ہو جانا۔

اور حضرت سہیل بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی وہ ہے۔ کہ جو اپنے خون و ملک کو مباح سمجھتا ہو۔

حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی کی صفت ہے کہ نہ ہو تو سکون و اطمینان ہو۔ اور جو ہو۔ تو ویٹالے۔

اور حضرت ابو علی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ تصوف در حبیب پر بیٹھ جانا ہے۔ گو وہ سزاوار ہے کہ ہم در پر تیرے بیٹھے ہیں کچھ کہہ کے اٹھیں گے یا وصل ہی کی ٹھہریں گی یا مگر کے اٹھیں گے اور یہ بھی آپ نے فرمایا۔ کہ اقبص من کل قبلیم صوفی شیعہ یعنی سب سے مبری بات یہ ہے کہ صوفی جو اور بخیل بھی ہو۔ حضرت ابو منصور نے فرمایا۔ کہ صوفی اللہ سے مشورہ لیتا ہے اور مخلوق اللہ سے مدد چاہتی ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ صوفی مطلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہے۔ جیسے خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا

واصطفتک لثقیلی۔ یعنی اپنے خصائص سے قرب سے ان کو خاص فرمایا۔ اور غیروں سے علیحدہ کر لیا اور پھر فرمایا۔ کہ لن نزالنی۔ یہ منع حرمان نہیں ہے۔ بلکہ زیارت ترقی و مزید قربت کی وجہ سے تھا۔ جس کے قرب کی مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک شخص کی آنکھ پر عینک ہے جب عینک کا شیشہ بالکل آنکھ سے ملا دیتا ہے۔ تو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب آنکھ سے کچھ فاصلہ پر لگاتا ہے۔ تو سب دیکھتا ہے۔ دو دم قرب اور وصل کی حالت میں دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تفرقہ ہو تو دیکھ سکے۔ حالت قرب میں نہ دیکھتا ہے نہ شنید۔ گفتگو نہ عقل نہ ہوش کچھ بھی نہیں رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ الصوفیۃ اطفال فی حجر الحق

قرب سے ان کو خاص فرمایا۔ اور غیروں سے علیحدہ کر لیا اور پھر فرمایا۔ کہ لن نزالنی۔ یہ منع حرمان نہیں ہے۔ بلکہ زیارت ترقی و مزید قربت کی وجہ سے تھا۔ جس کے قرب کی مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک شخص کی آنکھ پر عینک ہے جب عینک کا شیشہ بالکل آنکھ سے ملا دیتا ہے۔ تو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب آنکھ سے کچھ فاصلہ پر لگاتا ہے۔ تو سب دیکھتا ہے۔ دو دم قرب اور وصل کی حالت میں دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تفرقہ ہو تو دیکھ سکے۔ حالت قرب میں نہ دیکھتا ہے نہ شنید۔ گفتگو نہ عقل نہ ہوش کچھ بھی نہیں رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ الصوفیۃ اطفال فی حجر الحق

حضرت یعقوب زبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ التصوف حال یضمل فیہا معالک السانیت تصوف ایک حال ہے۔ کہ جس میں علانیہ انسانیت جالتے رہتے ہیں۔ یعنی صوفی کو خدا کے سبب جیسا استغراق ہوتا ہے۔ کہ غرق کیلئے ہوتا ہے اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔

یعنی صورتیہ فقیر و عاجز ہیں خدا ہی فضل و کرم سے پرورش پاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ تصوف مخلوق کو دیکھنے سے بچنا ہے۔

حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الصوفی لا یکل کراہ شئی۔ صوفی کو کوئی شے مکذّر نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہر شے بہ سبب اس کے پاک و صاف ہو جاتی ہے اور یہ بھی کسی کا قول ہے۔ کہ الصوفی لا یتعوبہ طالب ولا یدعجہ سبب یعنی صوفی وہ شخص ہے۔ کہ نہ طلب اس کو ٹھکا کرے۔ اور نہ کوئی سبب اس کو جگہ سے ہلا دے۔

حضرت زوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی لا تقلہ الارض ولا تظلم السماء یعنی صوفی کو نہ زمین ہٹا سکتی ہے نہ آسمان سایہ کر سکتا ہے۔

امام تشریحی فرماتے ہیں۔ کہ یہ نحو کے حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جو خود سے فنا ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو آسمان زمین کا کب خیال رہتا ہے۔ وہ تو زمین و آسمان سے چھٹ کر فنا فی اللہ کی راہ طو کر رہا ہے۔ اور یہ اشیائے نیچے کی چیزیں ہیں۔

اور بعضوں نے کہا۔ کہ صوفی وہ ہے کہ جب اس کے سامنے دو حال یا دو فلاح لپچھے پیش آئیں۔ تو وہ ان دونوں میں سے بہتر کو اختیار کرے۔ کسی سزے نہ کہا۔ التصوف اسأئۃ الحیاة وسواد الوجہ فی الدنیا والاخرۃ۔ تصوف یہ ہے کہ جاہ کی پامانہ رکھتا ہو۔ اور دنیا دار آخرت کے لئے تعلق رہتا ہو۔ یعنی صوفی کو اگرچہ ثواب کا عمل بھی ملیگا لیکن اس نے صرف ذات حق کے عبادت کی اور ذہنی اس کا مقصود ہے۔ وہ جنت اور جہنم کا خواستگار نہیں ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب زبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ التصوف حال یضمل فیہا معالک السانیت تصوف ایک حال ہے۔ کہ جس میں علانیہ انسانیت جالتے رہتے ہیں۔ یعنی صوفی کو خدا کے سبب جیسا استغراق ہوتا ہے۔ کہ غرق کیلئے ہوتا ہے اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔

ویدر غازی محمود صہم بلال کی تازہ تصنیف جس میں دیروں کے نیز الہامی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ۲۰/۱/۱۳۳۳ھ

# اسلام اور اہل اسلام

بیار سے ناظرین۔ اسلام علیکم۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت اوروں کے مسلمانوں کی کیا ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اور دن بدن کسی ہوتی جاتی ہے نہ زبان کو بیان کی قدرت ہے نہ قلم کو لکھنے کی طاقت۔ جس قدر امراض شہ کئی و بدعیہ دین میں مہلک ہیں اور مسلمانان خوشی سے نہیں بلکہ زکیر فرج کر کے حاصل کر رہے ہیں۔ اہل جوہر جو اسلام کا توحید و سنت ہے۔ جسیر نجلت کا دار و مدار ہے۔ اس سے تو کوسوں دور اڑیں کی تو کسی کو پروا نہیں ہے بعینہ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو قبل از نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مغطر زادھا اللہ فرما کی تھی بلکہ اس سے ہی کئی گونہ زیادہ جوہر دیکھو جو شرک والحاد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مسلمانان کچھ ایسے کچھ جیتی رسم کے پابند ہو رہے ہیں۔ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو سب مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں محسوس ہوتا۔ چنانچہ وہ بت پرستی کے شہید ہیں۔ تو یہ قبر پرستی کے دلدادہ وہ یہاں اور چورامہ کی پوجا کرتے ہیں۔ تو بیان پنجہ نشان کی اون کے گلے میں ڈتا رہے۔ تو اون کے گلے میں بدھی۔ اگر اون کے یہاں حیرتہ جاتا ہے۔ تو یہاں عرس و سید وہ لوگ کا کشی۔ ہر دوار۔ بددی نائن سے پرش دلاتے ہیں تو یہاں کن پور۔ اجیر۔ پاک پٹن سے رسول اور دیگ کے چاول۔ وہ شہیدو ناخہ۔ شیو بخش۔ و شیو جرن اس کہلاتے ہیں۔ تو یہ پر بخش۔ فرید بخش۔ سالار بخش۔ کہلاتے ہیں۔ اونہوں نے کسی دیوی دوتا کو مہینٹے جڑ پائی۔ تو یہاں گازی میاں کی گندی اور شیخ سدھو کا بکرا ہی تہ جڑ پائی دیا۔ وہ لوگ ہم یہاں دیو کی صدا لگاتے ہیں۔ تو یہاں دم مار یا علی حیدر کا کہ نوزہ۔ اٹن کے یہاں ایت پر پھڑکی۔ تو یہاں گھیلے شاہ لٹ دہاری۔ وہ لوگ جہا من اور یو جلدی سے منتر پڑھواتے ہیں۔ تو یہاں کئی دگر سے ناکتہ ہی دلاتے ہیں۔ وہ لوگ دیوی دوتا اول کے سزوں میں پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ تو یہاں درگا اور خالقا ہوں

نہیں ہوتا۔ اور جو کسی امر کے غلبہ سے تغیر پیدا ہو جائے۔ تو کدر نہیں ہوتا ہے۔ یعنی جہاں تغیر پیدا ہوا اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔ اور اس سے نکل گیا۔

لان التغیر الیسوی بزول بالماء الکثیر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ مشائخ نے تصوف کی تعریف احوال کی بنا پر کی ہے۔ جو مختلف حالات ہوتے ہیں۔ اور میں ایک ضابطہ بیان کرتا ہوں جس میں ان سب کے معانی آجائیں صوفی وہ ہے جو ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورت سے پاک کرتا ہے۔ اس طرح پر کہ نفس کے لوث سے دل کو صاف کرتا ہے۔ اس تصفیہ کے لئے وہ دم اپنے مولا کا محتاج رہتا ہے۔ اور یہ اس کا دماغ انفرادی اس کو کدورتوں سے صاف رکھتا ہے۔ غرض اس کی جامعیت و صفائی دوام تصفیہ و تزکیہ سے ہے۔ اور اس کا تفرقہ و کدورت نفس کی جنبش سے ہے۔ تو وہ اپنے رب کے ساتھ ہو کر اپنے قلب پر حاکم اور اپنے نفس پر اپنے قلب کے ساتھ ہو کر حکومت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **كُونُوا قَوْمًا مِّلِينَ لِلّٰہِ سٰہِدًا** بِالْقِسْطِ یعنی اللہ کے لئے قائم اور سیدھے گواہ عدل کے ساتھ ہو۔ پس اب جو اللہ کے لئے نفس پر قوامیت ہے۔ یہی تصوف ہے۔ یہ وہ جامع بات ہے۔ جو اس سے واقف ہوگا وہ صوفیوں کے متفرق اشارات کو سمجھ پاویگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف و حقیقت زہد اور فقر دونوں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ زاہد اور فقیر دنیا کو اس لئے ترک کرتا ہے کہ تاجنت میں یا نسو برس پیشیر یا لگے اغنیاسے پہنچے۔ اس لئے فقر کے معدوم ہونے سے ڈرتا ہے۔ تاکہ اس کی فضیلت و معادض کہیں نہ جاتا رہے۔ اور صوفیہ کے پاس یہ عین اعتدال اور سبب کا پابند ہونا ہے۔ کیونکہ صوفی اور موعود کے انتظا میں نہیں ہے بلکہ اس نے اپنے احوال و بقیہ پر صفحہ الکا ضرور ملاحظہ ہوگا

حضرت ابوالحسن مروانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی من تکلون مع الواردات کامع الاوراد۔ صوفی وہ شخص ہے۔ جو واردات کے ہر رنگ ہوتا ہے۔ نہ اور اور وظایف میں مشغول رہتا ہے۔ کیونکہ اور او بتدی کے لئے نہیں حضرت ابوسہیل معلوکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ التصوف الاعراض عن الاعراض تصوف یہ ہے۔ کہ قضا و قدر پر اعتراض نہ کرنا اور راضی ہو جانا۔ اس کی مرضی پر کیونکہ صوفی سمجھتا ہے۔ کہ خدا مجھ سے زیادہ علیم اور اعلم از ہے۔

حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب فنا و کمال حاصل ہوتی ہے۔ یعنی خواہشات و عادات مٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچا ہے۔ اور اس کی مناجات کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر وہ خواہش کی آفتیں نہیں بلٹتی ہیں فضل حق شامل حال رہتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ ما رجع من رجح الامن الطریق (جو پلٹتا ہے تو راہ میں سے پلٹتا ہے) کے بعد نہیں پلٹتا ہے اور لا یعدم بعد وجودہ کے معنی یہ کہ جب وہ متوجہ حق ہو چکا ہے۔ اور اعلیٰ مقامات پر پہنچ گیا۔ تو اب سقوط خلق ہو تو وہ اپنے مقام سے نہ گرے گا اب یہ دونوں حادث اس پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ وہ مشغول حق ہے۔

والمشغول لا یشتغل۔ اور اس طرح بھی کہا جاتا ہے۔ الصوفی المصطلع عنہ بما لاح من الحق۔ صوفی وہ ہے کہ جس کو بہ سبب ظہور لواحق حق کے وہ استغراق ہوتا ہے۔ کہ اپنا شعور بھی نہیں رہتا اور یوں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ الصوفی مقصود بتصرف الیہ الیہ مستور بتصرف العبودیہ صوفی تصرف ربوبیت سے مجبور ہے اور تصرف عبودیت سے مستور ہے۔

اور یہ بھی ایک قول ہے۔ الصوفی لا یتغیر فان تغیر لا یتکدر۔ صوفی متغیر

میں سجدہ اور طواف جائے عبرت ہے کہ بہرہ  
 و لفسادے کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبول  
 کو سجدہ گاہ قرار دینی سے مستوجب لعنت ہے  
 مگر معلوم نہیں کہ ان بھارے مسلمانوں کو اولیاء  
 اللہ کی قبول کو سجدہ گاہ قرار دینے کی کہاں سے  
 پردہ لگی ہوگی ہے۔ خیر عوام تو بھارے لکیر کے  
 فقیر رسم بانی کے شہرانی ہو ہی رہے ہیں  
 سب سے زیادہ قابل افسوس کی بات تو یہ ہے  
 کہ جو لوگ حافظ مولوی اور شاہ صاحب کہلاتے  
 ہیں۔ وہ بھی اپنی امراض شرکیہ و بدعیہ میں مبتلا ہیں  
 خود بدعتی کام کرتے ہیں۔ اور اوروں کو بھی کہتے  
 کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگر کوئی عرب  
 مسلمان موجود۔ جو توحید و سنت کا جام لی چکا ہو  
 بہ نیت خالص مسلمانوں کو سمجھانا چاہتے۔ کہ یہ کام  
 خلاف شرع اور بدعت ہے۔ اسکو تھوڑے دو۔  
 اور رو بدعت میں اگر کوئی بہت یا حدیث پر طے  
 تو بھر حامیان بدعت کی ادسوقت حالت کو دیکھو  
 کہ مجلس میں کلا تھیں یا نہ لگتے ہیں۔ اور نزاروں  
 صلواتیں سننا کر ایسے طیش میں آتے ہیں۔ کہ اگر قابو  
 چلے تو پڑھنے والے کا مونہہ توج لیں۔ پس فرمایا  
 اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ حج کے نویں رکوع میں  
 قَرَأَ مَا تَنزَّلْنَا عَلَيْهِمْ الْبُرْهَانَ تَكْرِيْفًا  
 وَجَوْرًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۗ اَلَمْ تَكْرِهْكَ اَدْوَانَ  
 لِيُطَوَّرَ بِالَّذِي يَكْفُرُونَ عَلَيْهِمْ ۗ اَلَيْسَ اَلَيْسَ  
 جب پڑھی جاتی ہیں۔ اور اوروں کے آئین ہمارے  
 کھلا ہوا بیان کرنے والیاں تو پہچانتا ہے۔ سچ  
 موبوں اون لوگوں کے جو منکر میں۔ ناخوشی کو۔ قرب  
 ہے کہ حملہ کر بیٹھیں۔ اون لوگوں پر جو سناتے  
 ہیں اور نگو بہتیں ہمارے۔ دو دنہ جائے۔ قصہ ہذا  
 جس میں خاکسار عرصہ تین ماہ سے مقیم ہے۔ ایک  
 شاہ صاحب کو جو کہ کہاں کے قطب کہلاتے ہیں فرماتے  
 سنا۔ کہ ایک کٹر وہابی۔ بدین۔ لاندہ پب اس  
 تھیں میں تو دارو ہوا ہے۔ خیر داروں بدین گمراہ  
 کی باتوں کو نہ سننا۔ اور نہ اس کے پاس نشست  
 و برخاست رکھنا۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ جب ان شاہ صاحب  
 کی جن کو نزاروں آدمی اپنا شیوا و معتاد سمجھتے  
 ہیں۔ یہ کیفیت ہے۔ تو اون کے چیلے چاروں کا  
 تو خدا ہی نگہبان ہے۔ جن کی یہ اقتدار سترستہ  
 ہیں۔ ایسے ایک شخص کا بگڑ جانا گویا نزاروں کے  
 بگڑ جاتے سے زیادہ ہے۔ اور شرط یہ کہ قرآن و  
 حدیث پر اقرار و ایمان کا دعوائے اور اچھے خالص  
 مسلمان محب رسول۔ بیع فرمایا اللہ جل جلالہ  
 وَمَا لِيْ مِنْ اَكْثَرِ مُمْسِكِيْنَ بِاللّٰهِ اَكْلًا وَّمُحْمًا  
 مَّشْرُكُوْنَ۔ یعنی اگر لوگ ایمان لا کر بھی شرک  
 کرتے ہیں۔ پھر بے معلوم ہوا۔ کہ جو مسلمانوں میں  
 بدعت و بُرے عقیدے کی دن دونی حوت چوگنی  
 تر تیاں ہو رہی ہیں۔ یا جو دیکھ قرآن و حدیث پر سب  
 کا ایمان ظاہر ہے۔ تو وہ اسکی یہ ہے کہ ایمان  
 و اقرار کی طرف ذہانی جمع ہو چکے۔ دل میں اسکا  
 نور نہیں۔ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو رسول اکرم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے پچھلے زمانوں کی بات فرمایا تھا  
 باقی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام  
 الا رسمہ و لا یبقی من القران الا رسمہ  
 مشکوٰۃ صفحہ ۸، یعنی ایسا نہ آجائے گا۔ کہ صرف نام  
 کے مسلمان اور روانہ و ولادت کے طور پر قرآن شریف  
 کا پڑھنا ہوگا۔ عمل نہ ہوگا۔ اگر قرآن و حدیث کا رد دل  
 میں ہوتا۔ تو بدعت و بُرے عقیدے کی ترقی نہوتی۔ اللہ ہم  
 احفظنا۔ بقاعتی دوستو۔ اگر فی الواقع محب  
 رسول ہونے کا دعوائے ہے۔ اور قرآن و حدیث  
 سبھی ایمان و اقرار ہے۔ تو افعال شرکیہ و بدعیہ  
 سے تائب ہو کر تفسیر و لغت و لغت و باہمی جنگ  
 و جہال کو ترک کر رکھو۔ اور قرآن خداوندی اور ارشاد  
 نبوی کو غور سے سناؤ۔ اور ہر عمل پر اسو سنئے  
 اللہ جل جلالہ فرماتے۔ نَا اَتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الْقَوْلَ  
 اللّٰهُ حَقَّ تَعٰلٰیہٗ وَاٰتَمَّرُوْا حَتّٰی اِلَّا وَاَنْتُمْ  
 مُسٰلِمُوْنَ۔ وَ اَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا  
 وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ  
 اِذْ كُنْتُمْ اَعْدًاۙ فَاَلْقٰتْ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ  
 فَاصْبِرُوْا بِرَبِّكُمْ وَاَصْبِرُوْا

یعنی اسے ایمان دالو۔ خدا اللہ سے حق ڈرنے کا  
 اور مرکز نہ مر لو تم مگر مسلمان۔ اور مضبوط پکڑو رستی  
 اللہ کی سب ملکہ اور پھوٹ سمت لالو۔ اور یاد کرو  
 نعمت اللہ کی اور اپنے کہ تم آپس دشمن تھے  
 پس الفت لوالدی تمہارے دلوں میں پھر سو گئے  
 تم ساتھ نعمت اوس کی کے۔ آپس کے کھائی  
 اس آیت شریف میں یہ بیان ہوا۔ کہ تمام مسلمانوں  
 کو ہمیشہ اور ہر حالت میں دین اسلام پر ثابت قدم رہنا  
 چاہئے تاکہ جو وقت موت آوے۔ اسلام ہی پر  
 مرے۔ اور سبکو ایک دل اور ایک جماعت بننا  
 لازم ہے۔ اور یکدل اور ایک جماعت رہنے کی  
 یہ تہذیب بتائی گئی ہے کہ سب ملکہ اللہ تعالیٰ کی  
 رستی کو مضبوط پکڑیں۔ اور اس تہذیب کی یہ تاثیر  
 بتائی گئی۔ کہ سب کے دل ملے رہیں گے۔ یعنی لوں  
 فرمانا کہ تم میں عداوتیں نہیں۔ ایک کا ایک دشمن  
 تھا۔ اب اس نعمت الہی کی برکت سے ایک کا  
 ایک پیار اور کھائی بن گیا۔ اور وہ نعمت اور  
 رستی اللہ تعالیٰ کی قرآن شریف ہے  
 اور سنئے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ  
 انفال کے ۶ رکوع میں۔ وَ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا  
 وَلَا تَنٰازَعُوْا فَاَنْتُمْ تَهْتَكُوْنَ وَاَنْتُمْ  
 وَ اَصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ  
 یعنی تمہاری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی اور آپس جگڑا مت ڈالو۔ اگر  
 آپس میں جھگڑا ہوگی تو تم مکرور ہو جاؤ گے۔ اور  
 تمہاری سہا اور کھڑ جاؤ گی۔ اور صبر کرو۔ تحقیق اللہ  
 تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے اَقَالَ الْبَنِيَا  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ تَوٰى الْمُنِيْنِيْنَ فِيْ  
 تَوٰى اَحْمَامٍ وَاَتَوٰى اَحْمَامٍ وَاَتَوٰى اَحْمَامٍ  
 اَنْ شَتَكِيْ عَضُوْقٍ تَدَاعٰى اِلٰہًا سَابِقًا لِّجَمِيْعٍ  
 یا سہو و لا مہمی مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲۔ یعنی مسلمان  
 اور کو جاؤ۔ آپس کی محبت و خیر خواہی میں ایک دوسرے  
 کے مانند ہوں بطرح ایک عضو میں تکلیف  
 ہونے سے سارے جسم کو درد پہنچا ہے۔ اوس طرح  
 ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو ادسکا



عورتوں کا چومنا نہیں موبان لگانا

(از مولوی محمد ابو طاہر صاحب، مدرس اول مدرسہ امجدیہ امرتسر)

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و متبحرانہما سنتت  
سیال مسلمان اس مسئلہ میں کہ احاطہ بہار میں اکثر بلکہ  
کل غور میں اپنے بالوں کو سوتی یا ریشمی یا اون کپڑہ  
کا ٹکڑا نہ لگا کر موبان نہ لگتی ہیں، مگر چٹیاں لگوتی  
ہیں۔ یہ وہل مہنی عنہ میں داخل ہے یا نہیں۔ اور  
یہ عورتیں حدیث واصلہ کی مصداق تھیں گی  
یا نہیں بلیوا۔ توجروا۔ السائل ابو النضر ہمدانی  
انجو

صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ بالوں میں  
کچھ ملا کر سوتی کپڑہ ہو یا ریشمی یا ادنیٰ یا کسی حیوان  
یا ان کا بال ہو گوندھنا سخت ممنوع اور ناجائز  
و حرام اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ لہذا بائو  
منہا۔ اس سے مسلمان عورتوں کو بہت پرہیز کرنا لازم  
اور ضروری ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جنہیں  
صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے  
مردی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم لعن الواصلة والمستوصلة  
والواصلة والمستوصلة۔ ترجمہ بے شک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے  
بال میں ملانے والی اور ملوانے والی۔ اور گودنا  
گودنے والی۔ اور گوندھنے والی پر۔ اور اللہ تعالیٰ  
قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ  
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا  
یعنی جو بات رسول خدا تم کو بتائیں۔ اوسکو اختیار  
کر دو۔ اور جس سے منع فرمادیں، اوس سے باز رہو۔  
دوسری روایت میں کسی صحیح مسلم کی حواشی  
موجود ہے۔ حد ثنا الحسن بن علی الجولانی  
وعلمد بن رافع قالنا عبد الرزاق قال  
انا ابن جوبیع قال اخبرني ابو الزبير انه سمع  
جابر بن عبد الله يقول ذجو ابني صلي

پرايمان واقرار كا دعوات غلط۔ شيخ سعدي شيرازي  
رحمة اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ سے  
سپنار سعدي کہ راہ صفا  
توان رفت جز در پئے مصطفے

یعنی غیر تالبداری سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ ما علینا الا البسلا  
والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم  
خاک رحادم المسلمین عبد الصمد خاں عنی عنہ از سلطانی

چند سوالات جو اب علمائے مقلدین سے  
حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی امت کے بہتر فرقے ہونگے۔ اول میں ایک  
فرقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیٰ کے یاروں  
کے طریق پر ہوگا ناجیہ یعنی دوزخ سے نجات پانے  
والا۔ اور باقی بہتر دوزخی ہیں

سوال اول۔ ان جا نہایت مشہورہ میں فرقہ ناجیہ  
کون سا ہے جنفی یا مالکی شافعی یا حنفی۔

دوم۔ اگر کہتے کہ چاروں فرقہ ناجیہ ہیں۔ تو بڑے  
اے کے ساتھ گزارش ہے۔ کہ حدیث شریف میں  
تو یہ نہیں آیا۔ کہ اس امت کے بہتر فرقے ہونگے  
چار نجات پانے والے اور بہتر دوزخی بلکہ یوں آیا ہے  
کہ اس امت کے بہتر فرقے ہونگے۔ ایک ناجیہ  
بہتر دوزخی۔

سوم۔ اور اگر یہ کہتے کہ یہ چاروں مذہب ایک  
ہی مذہب اور ایک ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ تو البتہ قول  
حدیث شریف کے مضمون کے موافق پڑے گا لیکن  
موجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیب یہ چاروں  
مذہب اول سنت و الجماعت کے ایک ہی مذہب اور  
فرقہ ناجیہ ہوا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک مذہب  
میں ایک کام (مثلاً حررت خلت الالنام) فرض  
ہے دوسرے میں حرام۔ واللہ اعلم

خاک رعبد الصمد خاں حریدار المحدث ۱۳۲۵ھ

علم الفقہ۔ فقہ کی مرویہ کتابوں اور علم پر عالمائے مجتہد  
قیمت درود (مینو)

درد پہنچے۔ دوستوا یہ ہے۔ اللہ و رسول کی  
پاکیزہ تعلیم کہ آپس میں مسلمان کسی طرح سے میل ملاقات  
رکھیں اور ایک دوسرے سے سلوک و محبت کے  
ساتھ پیش آویں یا فہم برعکس اس کے اس طرح کل مسلمانوں  
میں خوب ہی خیر خواہی و محبت کا سلسلہ جاری ہے  
کہ دہاسا انکا قیام مولود پر وبالی لہابی و کفر کا  
فتوے اور آمین رفع الیدین پر سید سے اخراج  
انا للہ ہاں ایک بات اور بھی نہایت ضروری معلوم  
ہوتی ہے سناؤ اوسکو کبھی لگے ہاتھ صحت کئے دیتا  
ہوں۔ کہ شریعت میں نئی باتیں یا نیا کام تراش کر  
جیسا کہ بدعتیوں کا شکوہ ہے، اوسرا نہی طریقت  
نواب و عذاب مقرر کرنا کسی اسی کا منصب نہیں  
جس تک کسی کام کو قرآن و حدیث میں نوبت نہ بتلایا  
گیا ہو۔ اوسکو نواب سمجھنا صریح مگر اسی ہے۔ لہذا  
دعوائے کے ثبوت میں چند آیتیں اور حدیثیں پیش  
کی جاتی ہیں۔ جو سارے جہگڑوں کی تیج کن ہے  
قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ  
اللَّهَ فَاَتَّبِعُوْنِیْ یُحِبُّکُمْ اللّٰہُ۔ اَطِیعُوا  
اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ۔ مَنْ یَطِیعِ  
الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰہَ۔ یعنی تمہارے  
لئے رسول۔ اگر تم اللہ کی رضا مندی چاہتے ہو۔ تو  
میرے حکم پر چلو۔ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔  
طاعت کرو اللہ کی اور اولیٰ کے رسول کی۔ جو کوئی  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تالبداری کی تو اس نے  
اللہ کی تالبداری کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم۔ من اطاعتنی فقد اطاع اللہ من  
عصائی فقد عصا اللہ۔ من احدث  
فی امرنا هذا لیس منه فهو رد۔ یعنی  
جس نے میری تالبداری کی۔ تو اوس نے اللہ کی تابع  
داری کی۔ اور جس نے میرا خلاف کیا۔ تو اوس نے  
خدا کا خلاف کیا۔ جو کوئی وہ کام کرے۔ کہ چہر میرا  
کشم نہیں ہے۔ سو وہ کام مردود ہے۔  
ابو ہاربہ سے ثابت ہے۔ مولود۔ محب رسول اللہ  
کو اس آیت و حدیث سے عبرت پکڑنا چاہئے۔ ورنہ  
یہی سمجھنا ہوگا کہ محب رسول اور قرآن و حدیث

اللہ علیہ وسلم ان تصل المرءة براسها  
شیئا۔ یعنی البور میرے جابر سے سنا وہ  
کہتے تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تو بیخ فرمائی ہے۔ عورتوں کو اپنے سروں  
میں کچھ ملائے نہ

علامہ نووی فرماتے ہیں۔ فقال مالک والبطون  
والاکثرون الوصل ٹخنوں سے کھل سیتی  
سوار وصلۃ بشعر او صوف او خروف  
واجتنبوا بحديث جابر الذي ذكره  
مسلم بعد هذا ان النبي صلى الله عليه  
وسلم نزح ان تصل المرءة براسها شيئا  
انتهى۔ یعنی نام مالک اور علامہ طبری اور اکثر  
علماء یہی کہتے ہیں کہ بال میں ملانا ممنوع و ناجائز  
ہے۔ کوئی چیز سہواں یا اظن یا سوتلی کر لے اور  
انجی حجت جابر کی حدیث ہے۔ جو اوپر گزرجی  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو  
ٹانٹا کہ کوئی چیز اپنے بال میں نہ ملائیں۔ پس  
احادیث صحیحہ اور اتوال علماء محققین سے ثابت  
ہوا کہ عورتوں کو سروں میں مویات لگانا ناجائز  
و ممنوع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والی المرجع  
والمآب فقط

### مسلمان اور مسلمین

مکنا محمد و منا جناب مولانا ویا لفضل اولانا  
مولوی ثناء اللہ صاحب دام ظلکم  
بعد از سلام سنون گذارش ہے کہ المحدث  
مورخہ ۱۱۔ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ میں دو سوالات  
از جانب غازی محمود (دہر میاں) ہوئے ہیں  
اور اپنے اولن کے جوابات یعنی بندہ کو سبکدوش  
فرمادیا ہے۔ تاہم میرا عرض بھی درج اخبار  
فرما کر مشکور فرمادیں۔ کہ میرے دل کا عندیہ یہی  
معلوم ہو جاوے۔

جناب غازی محمود صاحب۔ السلام علیکم  
میرا اپنے سوالات میں قرآن الحکیم کی آیات  
پیش کرنا اور اپنے آپ کو مسلمین ثابت کرنا اور

آخر میں اپنے آپ کو مسلمان کہانا صاف ثابت کرتا  
ہے۔ کہ میں مسلمان اور مسلمین کے لفظوں میں  
کوئی فرق خیال نہیں کیا۔ کیونکہ آج کل مسلمان کا لفظ  
ایسا عام ہے۔ کہ دنیا کی کل قومیں ہم کو اسی لفظ  
سے پکارتی ہیں۔ اور ہر اخبار اور ہر مضمون ہم کو اسی  
لفظ سے نامزد کرتا ہے۔ بلکہ ہر مجلس اور ہر تحریر  
مسلمان کا لفظ ہی اپنے میں لئے ہوتے ہے  
لہذا میں مسلمین اور مسلمان کے لفظوں کا خیال  
نہ کر کے ایسا لکھ دیا۔ دراصل میرا مطلب اور دعا  
مسلمین لفظ سے ہے۔ جو کہ خداوند تعالیٰ نے قرآن  
محب میں بار بار ہم کو تلقین کیا ہے۔ لہذا میرے  
مضمون کے لفظ مسلمان کو مسلمین ہی خیال  
فرمادیں۔ احقر العباد غلام حسین کلک محکم ہنر

### غیر مذہب کے چارہ نہیں

دنیا میں تین چیزیں ایسی ہیں جن پر بلا دخل عقل سہ  
تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت بائبل مسئلہ  
ہے۔ اور میں جہاں تک خیال کرتا ہوں۔ علوم نے اس ہم  
مسئلہ پر کبھی عقلی سو کام نہیں لیا۔ ناظرین۔ شخص  
بلا امتیاز قوم و ملت اس بات پر مجبور ہے کہ وہ۔ رسم  
و دواج۔ حکومت۔ مذہب کے زیر اثر رہے۔ رسم و  
دواج کا تعلق ایک خاندان یا کسی خاص ملک یا قریب سے  
ہوتا ہے۔ اور اس کا وجود اگر بعض افراد میں پایا جاتا ہے  
تو بعض سو مفقود ہوتا ہے اس کی حیثیت یہی رفتہ رفتہ  
ترقی کر کے مذہب کے پہلو پہلو ہو جاتی ہے۔ اور بعض  
اسکو مذہب میں داخل کرنے لگتا ہے

رسم و دواج اور مذہب میں فرق یہ ہے۔ کہ رسم  
و دواج کا تعلق ایک ملک یا ایک خاندان پر مختلف  
اشکال سے پایا جاتا ہے۔ جیسے کہ ہندو کے توہن  
فرقہ ہندو کے ہر خاندان سے علیحدہ علیحدہ متعلق ہیں  
اور یہ عادات مذہبی حیثیت سے ہندو میں قائم  
کرتے گئے ہیں۔ اور اسکو مذہب قرار دیا گیا  
ہے۔ اب قبل اس کے کہ میں اصل نتیجہ پر آپ کو  
پہنچاؤں۔ اس قدر عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں  
کہ اس مقام پر اسلام نے جو عقلی طور پر ایک حکم یا قد

کر دیا ہے۔ اس کے مصالح کو مسلمانوں نے نہیں  
پہنچا ۱۰۔ اور انہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام نے ان  
عادات و اختراعات کے متعلق کیا حکم دیا۔ اور اس  
حکم کا کیا منشا تھا۔ اور ان حکام سے کہا تاکہ اللہ  
بیخ سکتا ہے۔ اسلام نے علاوہ یہ حکم شایع کر دیا  
کہ جو رسم و عادت بحیثیت مذہب کے ادا کی جائے  
اور یہ سمجھا جاوے۔ کہ اسکا التزام ایسا لایا ہے جیسے  
مذہب اور اللہ کے ترک پر قدرتی لفرقات محترس  
ہونے لگیں گے۔ وہ بدعت کی تعریف میں داخل ہے  
اور بدعت وہ اختراع ہے جو مذہبی اصول و فروع  
سے خارج ہو۔ اور بدعت کا نتیجہ سزا جہنم ہے چنانچہ  
ارتقاء نبوی ہے کل بدعتہ ضلالۃ و کل ضلالۃ  
فی النار۔ اس حکم کا منشا یہی تھا کہ آئے دن مسلمانوں  
کے حقیقی میں ایک نئی رسم پیدا نہ ہو۔ اور عادات خاندان  
کے درمیان اختلاف رسم و عادت کی وجہ سے کوئی ضد فی  
باین پیدا نہ ہونے پائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نئی  
بات جو اختیار کی جائیگی۔ اور سب کو سرا خاندان اپنے  
خیال ذر عم کی وجہ سے ناقابل تسلیم سمجھے گا اور جب  
اس میں حرکت نہ ہوگی۔ تو لامحالہ اتقان کی سیباب  
پیدا ہونگے۔ جیسے کہ ایک گروہ ہے کہ ایک شادی میں  
سہرا باندھنے۔ بی بی کی صحبت کرنے محرم کے طرح  
طرح کے رسوم ادا کرنے پر قائم ہے۔ اور دوسرا گروہ کثرت  
مذہب کے یا بحیثیت عقل کے قابل لڑیں سمجھتا ہے اور اس  
طریق سے آپس کی سب و شتم اور آپس کی رنجش  
ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان اختراعات میں بائبل  
اور ترقی کی وجہ سے بعض رسوم کے ترک کرنے کو اپنی اولاد  
و احفاد۔ مال متاع کے حق میں باعث وبال و نحوست  
خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں تک کھانا کھانا عریات منائے  
جاتے ہیں اور بالکل خلاف اصول ایصال ثواب و طعام  
طعام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ وہاں کسی سال کے  
ترک ہونے پر یہ یقین سمجھا جاتا ہے کہ اس دفعہ کی منتظر  
نہ آئے سے اولاد تباہ ہوگی۔ فرقہ فاقہ کی نسبت بھی  
کی۔ یہ ایک ایسا لغو خیال ہے جو خدا کی قدرتوں اور اس کی  
جبروت و حکومت کے انکار پر ایک گونہ مجبور کر رہا ہے خدا  
جن اوصاف کمالات کو تخیل بتدریج و غور کے جملنے

کے درمیان اختلاف رسم و عادت کی وجہ سے کوئی ضد فی  
باین پیدا نہ ہونے پائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نئی  
بات جو اختیار کی جائیگی۔ اور سب کو سرا خاندان اپنے  
خیال ذر عم کی وجہ سے ناقابل تسلیم سمجھے گا اور جب  
اس میں حرکت نہ ہوگی۔ تو لامحالہ اتقان کی سیباب  
پیدا ہونگے۔ جیسے کہ ایک گروہ ہے کہ ایک شادی میں  
سہرا باندھنے۔ بی بی کی صحبت کرنے محرم کے طرح  
طرح کے رسوم ادا کرنے پر قائم ہے۔ اور دوسرا گروہ کثرت  
مذہب کے یا بحیثیت عقل کے قابل لڑیں سمجھتا ہے اور اس  
طریق سے آپس کی سب و شتم اور آپس کی رنجش  
ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان اختراعات میں بائبل  
اور ترقی کی وجہ سے بعض رسوم کے ترک کرنے کو اپنی اولاد  
و احفاد۔ مال متاع کے حق میں باعث وبال و نحوست  
خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں تک کھانا کھانا عریات منائے  
جاتے ہیں اور بالکل خلاف اصول ایصال ثواب و طعام  
طعام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ وہاں کسی سال کے  
ترک ہونے پر یہ یقین سمجھا جاتا ہے کہ اس دفعہ کی منتظر  
نہ آئے سے اولاد تباہ ہوگی۔ فرقہ فاقہ کی نسبت بھی  
کی۔ یہ ایک ایسا لغو خیال ہے جو خدا کی قدرتوں اور اس کی  
جبروت و حکومت کے انکار پر ایک گونہ مجبور کر رہا ہے خدا  
جن اوصاف کمالات کو تخیل بتدریج و غور کے جملنے

کے ذہن پر ایمان اور اس کا انتظام لگایا۔ اسکی تطبیق انکار اور بکھرنا اسکی از آتم ہے۔ بر حال اسلام نے ان اختراعات سے بیکار اور سے اسکی حقیقت میں کھانکھا کہ وہ ایک علیحدہ اصول نبوی اور بتی دارد

پختہ صحیحہ کا طم ۲

درست کرنے کے لئے تمام چیزوں کو ترک کیا ہے۔  
 اس واسطے اسکو بہن وقت کہتے ہیں۔ جو بربتہ انتہائی  
 بوجہ خاص قرب الہی کے ہوا وقت ہو جاتا ہے۔ کہ  
 اسی کی جنبش لب اسی کی خواہش کے مطابق و اشا  
 چشم کے مطابق زمانہ چلنے لگتا ہے۔ اس کو زمانہ  
 کچھ الٹ پلٹ نہیں کر سکتا بلکہ وہ زمانہ کو الٹ پلٹ  
 سکتا ہے۔ قیامت ڈھا سکتا ہے۔ ساروج۔ چاند  
 زمین۔ آسمان کو ایک سانس یا ایک پھونک میں  
 گرد برد کر سکتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی شان میں  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا خوف علیہم ولا هم یخفون  
 اور یہ بھی فرق ہے کہ اگر فقیر نے ترک کو اختیار  
 کیا ہے۔ اور نعمت فقر حاصل کرنے کا ارادہ ہو  
 تو صوفی کے پاس یہ اختیار و ارادہ بھی علت ہے۔  
 کیونکہ صوفی ارادۃ الہی سے قائم فی الاشیا ہے۔ نہ  
 اپنے ارادے سے۔ تو اب اس کو نہ فقر میں فضیلت  
 معلوم ہوتی ہے نہ تو انگری میں۔ بلکہ فضیلت اسی  
 میں ہے جسکو اختیار کرنے کا اللہ سے حکم ملتا ہے۔  
 اور کبھی حکم سے اسو کی اختیار کرتا ہے اور اسی  
 میں فضیلت سمجھتا ہے۔ جو فقر کے خلاف ہے۔  
 لیکن یہ سب ایک کا قصہ نہیں۔ صادقین کو یہ مرتبہ ملتا  
 ہے۔ جنکو حکم الہی کا علم قوی اور حکم ہوتا ہے۔ ورنہ  
 یہاں پاؤں بٹوں بڑوں کے پھسلتے ہیں۔ لوگ  
 لغزش میں آگئے۔ کوئی زندقہ میں مبتلا ہو جاتا ہے  
 کوئی ہول میں اور کوئی محو کو عینی سمجھ کر نفس الامر  
 میں محو ہو گیا ہے اسلئے اتحاد و زندقہ میں مبتلا ہوا  
 ہے حالانکہ جو محض نظری ہے یعنی تعین سالک  
 کا اس سے نظری طور پر مرتفع ہوتا ہے اور صفات  
 زندقہ والحاد سے بچکر نکل جاتا ہے۔ جو لوگ زندقہ  
 میں محو ہو گئے ہیں اور اسکو قیامت کبرے خیال  
 کیا ہے اور حشر و نشر و حساب کتاب ہنران و صراط  
 سے انکار کیا ہے۔ یہ اون کی ناپیدائی و کمی علم و  
 کئی ایمان سے ہے۔ اور ان کے فنا کا نقص ہے  
 رجوع بحدت ہو۔ اگر کسی نے رجوع بوحودت  
 پس از موت خیال کیا ہے تو کافر و زندیق ہے

کہ عذاب آخری سے انکار خطا ہے کہ دعویٰ حضرت  
 انبیا علیہم السلام باطل ہوا جاتا ہے اور یہ کفر ہے  
 اگر کچھ بھی بصارت ہو تو آئینہ سامنے رکھ کے اپنی  
 تمثیلاً اوس میں دیکھکر ظہور حق متجلی کو میدان تجلی الہ  
 میں اسی طرح خیال کر سکتے ہیں کہ جس طرح اون کی  
 صورت آئینے میں متجلی ہوتی ہے کہ نہ تو اتحاد لازم  
 آتا ہے نہ خلول

فالعین و احوالہ و الحکم مختلف  
 و ذاک سیر لامل العلم تکشف

اور یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ فقر تصوف کی اساس  
 و بنیاد ہے۔ یعنی تصوف کے مرتبہ کو پہنچنا ہو تو پہلے  
 فقر کو اختیار کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بات نہیں ہو  
 کہ وجود تصوف کو وجود فقر لازمی ہے یعنی جو صوفی  
 ہو وہ فقیر بھی ہو بلکہ فقیری طریق تصوف ہے۔

انہی میں سے ہم نے اس مضمون کو اس لئے  
 نقل کیا ہے تاکہ فریقین (قائلین اور منکرین تصوف)  
 میں مصالحت گراویں اور دونوں کو افراط و تفریط  
 سے بچانے کی کوشش کریں منکرین تصوف کی  
 بڑی وجہ انکار یہ ہے کہ اس کا ثبوت نہ از رسالت  
 اور خلافت میں نہیں ملتا۔ نیز تصوف میں بہت  
 سی بدعات ہیں جو صریح مخالف شرع ہیں۔ یہ وہم  
 معقول ہے مگر ان اقوال میں جو تصوف کی ترویج  
 کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف  
 ہی اصل مقصود و اسلام ہے اور یہ دراصل آیت  
 و تبیل الیہ بتبیلہ کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اسکا  
 جدید مگر کام اس کا قدیم ہے لیکن جو رسوم اور  
 بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ  
 اسی قسم کی ہیں جو خود علماء ظاہری میں بھی رواج  
 پذیر ہیں۔ ایک شخص سنی مسلمان بلکہ مجددانیت  
 حاضرہ کہلا کر بھی ایسی بدعات کا قائل اور قائل  
 ہوتا ہے کہ صوفی کیا ہوگا۔ تو کیا اس خلط بدعت  
 سے سنی مذہب صحیح اور خلط ہے؟ ہرگز نہیں  
 بلکہ سنت چینیے و بدعت و بدعت چینیے و دیگر  
 اسی طرح تصوف کی مابیت تو صرف تبیل  
 الی اللہ خدا کا ہور ہونا ہے جس کے درجے

مختلف ہیں۔ رہی بدعات سو فاعل اس کا ذوق  
 ہے تصوف کو اس سے تعلق نہیں۔  
 ناں صوفیوں کے اشتغال و فیہ وہ بھی تصوف  
 کی ذات اور مابیت میں داخل نہیں وہ بھی  
 طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان  
 اور سہل الوصول میں کوئی مشکل اور غیر الحصول  
 پنجاب میں علم صرف نحو کی تحصیل میں بہت وقت  
 لگتا ہے کیونکہ بڑی عنایت اور کٹنگلی سے پڑھتے  
 ہیں۔ ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کہ کتابوں  
 کا بھی اختلاف ہے مگر اصل مقصود تعلیم دینیات  
 میں اختلاف نہیں۔ اسی طرح علم تصوف کو سمجھنا  
 چاہئے۔ والہ اعلم۔

مفقود الخیر اور نیوک

ناظرین! سوانی دیا نند بانی آریہ سماج نے جو نئے  
 مسئلے ہندو دہرم کے خلاف جاری کئے ان میں سے  
 ایک نیوک بھی ہے سر دست ہم کو اس سے بحث نہیں  
 کہ سوانی دیا نند نیوک کو ایک ویدک دہرمی مشابہت  
 کرنے میں حق بجانب ہے یا کیا لیکن اتنا کہنے سے ہم  
 کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی کہ سوانی دیا نند کا مجوزہ  
 نیوک نہایت گھناؤنا فعل سے جسکے کرنے کی کسی باشرم  
 انسان سے توقع نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ آج تک  
 باوجود سوانی جی کے خاص پیمانہ اعلم کے ہمارے  
 آریہ دوست اس سے محترز رہے ہیں گو زبانى دعویٰ  
 اس کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں نیوک کے قواعد و اصول  
 بھی ہیں۔ مثلاً مفقود الخیر کی زوجہ کو لیجئے۔ اسکے  
 واسطے کچھ حکم نہیں کہ وہ کس قدر انتظار کرنے کے  
 بعد نیوک کر لے۔ ایسے ہی مفقود الخیر کیلئے بھی کوئی  
 ہدایت نہیں پائی جاتی کہ وہ ایسی حالت میں نیوک کو  
 اپنے حق میں جائز قرار دی سکتا ہے یا نہیں۔ دوسری  
 شادی تو کر نہیں سکتا کیونکہ سوانی جی تعدد ازواج  
 کے مخالف ہیں۔ آریہ سماجی سوچکر جواب دیں کہ سوانی  
 جی نے ایسی صورت میں ان دونوں (خاندنہ بھوی)  
 کا کیا علاج بتلایا ہے۔ (آریہ سماج کا نیوک۔

محدثین الدین اسلام گری

# فتاویٰ

**اطلاع** - گذشتہ سال کل فتوے جو اخبار میں شائع ہوئے (۲۱۸) تھے قلمی بھی قریب قریب اسی کے یا کچھ زیادہ۔ مگر ان میں بہت سی اصحاب ایسے بھی ہیں جو باوجود اعلان جاننے کے غریب شدگی پر چوہا نہیں کرتے حالانکہ اس فنڈ سے سینکڑوں غریبوں کو فائدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب سالمین فتوے کو چاہئے کہ فی سوال ۳ پائی غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ قلمی کے لئے فی سوال ۶ پائی۔ فرائض (تقسیم وراثت) کیلئے فی بطن (درجہ) ۲ تاکہ اذکی طرف سے ہر سلسلہ خیرات جاری رہے (اڈیٹر)

**سوال نمبر ۱۱** - جو عورت حاملہ ہووے اور کوئی تانی اسکا نکاح کر دیوے حالانکہ اسکو خبر بھی دیجاوے کہ یہ عورت حمل میں ہے پھر بھی اس بات کا خیال نہ کرے اور اسکو خبر بھی کیجاوے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں۔ وہ شخص اس بات پر کوئی غور نہ کرے اور عقد کر دیوے اس پر کیا حکم چاہئے۔ ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہوتا ہے (نور محمد تنگل گوردھنچ امريہ)

**جواب نمبر ۱۱** - حاملہ عورت کا نکاح کرنا حکم قرآن شریف ناجائز ہے۔ نکاح خواں تانی کی بابت کوئی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا جب تک اسکا حال اور نیت معلوم نہ ہو۔ کہ اس نے بیخبری میں ایسا کیا یا انکار شریعت سے کیا۔ بہر حال نکاح ناجائز ہے۔

**س ۲** - اگر ایک لڑکی کا رشتہ عرصہ دراز سے کیا ہوا ہے اور لڑکے والے نے لڑکی کو کچھ زیورات پارچاٹ بھی پہنائے جو کہ عید کو مسلمانوں کے دستور ہوتا ہے۔ اور اب لڑکی والا کچھ خفا ہو گیا ہے اور رشتہ دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرے تو اولاد کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

**س ۳** - صورت مرقومہ میں نکاح نہیں وعدہ ہے۔ لڑکی کا دنی اگر کوئی خرابی دیکھے تو وعدہ فسخ کر سکتا ہے۔ لہذا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔

**س ۴** - جس تجارت کیا کاروبار کے روپیہ کو

حرام کہا جاتا ہے وہ روپیہ مسجد میں لگا یا جائے تو منسوخ ہو سکتا ہے یا نہیں (عبدالرحمن خیردار نمبر ۳۵۵۳ - زنگال) **س ۳** - حرام روپیہ کسی خیرات میں نہیں لگ سکتا نہ قبول ہوتا ہے نہ اسکا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیبک یقبلک الطیب اللہ پاک ہے اور پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔

**س ۴** - انگریزی دو اپنا یعنی ڈاکٹری دو اپنا جائز ہو سکتا ہے کہ نہیں ( )

**س ۵** - جو دوانشہ آور ہو وہ نہ پینی چاہئے خواہ اسکا ایک ہی قطرہ پلایا جاوے۔ بموجب حدیث شریف حرام ہے۔ اور داخل غریب فنڈ

**س ۶** - جو شخص بوقت کلام اباؤ اجداد کے حق میں لفظ بہشتی کا کہے کہ میرے والد ماجد بہشتی نے اسی طرح فرمایا تھا کیا یہ شخص گنہگار ہوتا ہے یا نہ۔ اگر عدم ہوا ہو تو دلیل نقلی کتب احادیث یا فقہ سے تحریر فرمائی جاوے (خاکسار محمد۔ امام مسجد المحدث ڈیرہ فارمیاں)

**س ۷** - بہشتی کہنے والے کی مراد اپنی تمنا اور آرزو ہوتی ہے یعنی خدا اسکو بہشتی کرے اس کے بہشتی ہونے کی خبر دینی مقصود نہیں بلکہ بہشتی کا لفظ مروجہ کے لفظ کی طرح ہے۔ یعنی دلی آرزو کا اظہار ہے کہ خدا اس پر رحم کرے اور اسکو بہشت میں داخل کرے لہذا جائز ہے جیسا کہ مروجہ کہنا جائز ہے۔

**س ۸** - جو عورت کہ حالت حمل میں مدجاتی ہے اسکا حشر کس طرح ہوگا۔ آیا باہل اور ٹھیکری یا نہ۔ بر تقدیر ثانی اس کا حمل کہا جائیگا۔ مدلل تحریر فرمادیں۔

(حاجی اصغر علی خیردار نمبر ۳۰۸۳ - انبار دونہ)

**س ۹** - حاملہ عورت بے حمل اٹھگی۔ قیامت کے دن کی تو ہوں تاکہ حالت بے بتلانی گئی ہے و تضح کل ذات حمل حملہا اوس روز تو حاملہ اپنا حمل بھی گرا دینگی غرضیکہ اوس روز حاملہ کا باہل اور ٹھنا ثابت نہیں۔ یہ سوال کہ اسکا حمل کہاں جاوے گا اسکا جواب یہ ہے کہ قبر میں فنا ہو جائیگا۔

**س ۱۰** - زید نے مغرب کی جماعت کر لی جب تیسری رکعت ختم ہو چکی تو سلام سے پہلے عمرو بھی نماز میں تشدد کی حالت میں شامل ہوا۔ بعد سلام کے

عمرو اپنی تین رکعت پوری کرتا ہے مگر عمرو کی سلام سے پہلے چند اشخاص اٹھے۔ عمرو کو جب معلوم ہوا تو قرات بلند آواز سے پڑھنی شروع کر دی۔ مذکورہ اشخاص شامل ہو گئے نماز باجماعت پوری کر لی۔ بعد میں زید کے ہمراہیوں نے کہا ایسی جماعت کسی کتاب میں نہیں ملتی محض خواہش نفسانی ہے۔ البتہ عمرو کی اقتدا کرتے علیحدہ دوسری جماعت کرتے تو جائز تھا۔ زید کی اقتدا پر عمرو جماعت نہیں کر سکتا۔ عمرو کے ہمراہی اور عمرو مذکورہ جماعت جائز جانتے ہیں۔ آپس میں بحث تکرار ہوتا ہے بلکہ فساد کا خوف ہے۔ برائے ہر بانی جو اب معہ الفاظ حدیث و ترجمہ کے تحریر فرمادیں (الوار جاد خیردار المحدث نمبر ۲۶۲۲)

**س ۱۱** - اس مسئلہ میں اختلاف ہے حنفیہ مانع ہیں۔ شافعیہ قائل ہیں۔ دلیل اولیٰ کوئی نص صریح حدیث تو نہیں قیاس ہے کہ مسبوق اپنی بقیہ نماز میں مستقن ہے اسی لئے اوس کی بھول پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ حنفیہ جو مانع قرات خلف الامام ہیں وہ بھی مسبوق کو قرات پڑھنے کا حکم دینے میں اس کا نتیجہ ہے کہ مسبوق کی بقیہ نماز میں اقتدا جائز ہے۔

**تجربہ شرط** سائل مذکور لکھتا ہے کہ ۲۳ مکتوبر کے پرچہ میں جواب لکھا جاوے کیونکہ فریقین ۲۴ مکتوبر راضی ہیں ورنہ فساد ہوگا۔ مقام غور ہے کہ اس قسم کی شرط ایک مذہبی مسئلہ کی تحقیق پر کیسی بیہودہ ہیں۔ اول یہ کہ مذہبی مسائل کی تحقیق کسی زمانہ سے مخصوص یا محدود کرنی جائز نہیں۔ دوم تجیب کو کوئی امر مانع ہو۔ چنانچہ میں کئی روز سفر میں رہا۔ آج (۱۰ نومبر کو) یہ خط دیکھا تو جواب دیا گیا۔

بعض احباب جلدی میں اس قسم کی شرط باہر کر ہم پر نا واجب دباؤ ڈالا کرتے ہیں۔ اون احباب کو ایسا کرنے سے پہلے مذکورہ بالا امور پر غور کر لینا چاہئے۔

**س ۱۲** - نماز جنازہ میں امام سر پہ اور علانیہ پڑھ سکتا ہے اور کیا فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔ (محمد القنی از بطن) **س ۱۳** - ابن عباس سے روایت ہے کہ اذینا

نے ایک دفعہ بلند آواز سے فاتحہ پڑھ کر فرمایا اس لئے پڑھی ہے تم جان لو کہ سنت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل قرات مخفی ہے لیکن کوئی صاحب فائقہ کو بلند بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔



# انتخاب الاخبار

## بحری کارزار

جوسنی کی چار تباہ کن کشتیاں جو ساحل ہالینڈ کے پاس غرق ہوئیں۔ ان کے نام ایس ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۱۹ ہیں جو من تھروٹر ایمپلن نے پھر نمودار ہو کر بائیں تجارتی جہازوں کو غرق کر کے کولمبے کے دو جہازوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر ایمپلن کو یہ کولمبے کے جہاز نہ ملجاتے تو وہ کسی غیر جانبدار بندر میں داخل ہو کر گرفتار ہو جاتا۔ کیونکہ اس کے پاس کولمبے کا مکمل ختم ہو چکا تھا۔ ایسا ان دونوں جہازوں کے نجات سے اس کے پاس سال بھر کا کولمبے جمع ہو گیا ہے۔

اس ناخست میں غرق شدہ جہازوں کے نام یہ ہیں چفکا، بیٹیمو، ٹرائس سین ریول، اور کین گریٹ۔ گرفتار شدہ جہازوں کے نام آکسفورڈ اور لوباسک ہیں۔ کل جہاز جو ایمپلن نے آج تک غرق یا گرفتار کئے ہیں۔ اونکی تعداد ۱۷ ہے۔ اور قیمت کا اندازہ ۳۰ کروڑ روپے لگایا جاتا ہے۔

ایمپلن نے ان مائل جہازوں کے سواروں کو سٹیئر اگنٹ پر سوار کر کے ساحل پر بھیج دیا۔ ان غرق شدہ جہازوں میں سے ایک کینان نے بیان کیا ہے۔ کہ ان غرق شدہ جہازات میں سے ایک میں ایسا قیمتی مال تھا جس کی قیمت ۷ کروڑ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

ایک جہن جنگی جہاز کالرو نے افریقہ کے جنوب میں متحدہ سلطنتوں کے ۱۳ تجارتی جہاز غرق کر دئے۔ امارت بحرہ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت مختلف سمندر میں جوسنی کے جنگی جہازات پھر رہے ہیں جن کے تعاقب میں متحدہ سلطنتوں کے جنگی جہاز بھیجے ہوئے ہیں۔

ایک انگریزی زیرب جٹنے والی کشتی گم ہو گئی ہے جو تکی خروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسکو غرق کر دیا ہے۔

ایمپلن نے اور دو جنگی جہاز ایک روسی جہاز ایک

فرانس کی غرق کر دئے۔ تجارتی جہاز بائیں کلسر میں ہالینڈ کے شمال مغربی ساحل پر بحری سڑک سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ٹوکیو کا ایک تازہ نظر ہے کہ جاپانی جنگی جہاز کچھ ہو خلیج کیابو میں ایک سڑک سے ٹکرا کر غرق ہو گیا جس کے سوار بھی جو تعداد میں ۲۵۰ تھے غرق ہو گئے۔ سلطنتی کاتار منظر ہے۔ کہ دو اسٹری آبدوز کشتیوں نے فرانسسی بیڑے پر حملہ کیا جن میں سے ایک کو فرانسسی جنگی جہاز بولڈک دیکھو نے غرق کر دیا۔

ایک جوسن تباہ کن کشتی تاریکی شب میں جاپانی بیڑے کی نظر پھا کر کیا چوسے بھاگ نکلی تھی لیکن کیا چوسے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ساحل پر چڑھی ہوئی پائی گئی۔ ٹوکیو میں سڑکوں طور پر اعلان ہوا ہے کہ جاپانی صیغہ بھرنے میں تیشل اور جزائر کیرولائن پر قبضہ کر لیا ہے۔

بحری میدان جنگ

ظہن انگریز کشتیاں پر حملہ کرنے کی لائن زنی کر رہے ہیں کینیڈا نے ۳۰ ہزار سپاہ میدان جنگ میں بھیج دی ہے۔

ساحل بلجیم کی لڑائیوں میں انگریزی جنگی جہازوں نے متحدہ افواج کی مدد کی اور جوسنوں کو سخت نقصان پہنچایا کہتے ہیں کہ قیصر جوسن غیر جانبدار سلطنتوں کے دربارت کر لیا جاتا ہے۔ کہ آیا وہ اسے شاہ بلجیم تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔

گذشتہ پندرہ روز کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جوسن پیچھے ہٹ رہے ہیں اور متحدہ افواج ان کو دبا دے چلی آتی ہیں اور ان لڑائیوں میں جوسنوں کا کئی لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے۔

جوسن شہزادہ میگرمیلین آف ہسی جنگ میں زخمی ہو گیا ہے۔ میان کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی ہلکے روز فورسٹائٹ نے نیو پورٹ کے جوسن ددمول پر گولہ باری کرتے ہوئے جوسن جنرل فان ٹریپ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں کہ جوسن ان کے سامنے سے پسا ہو رہے ہیں اور انہوں نے کئی ایک مقامات پر قبضہ

کر لیا ہے۔ جوسنی نے اعلان کیا ہے کہ جوسن سپاہ نے روسی علاقہ ہولینڈ کے دارالخلافہ دارسا پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبارات کہتے ہیں کہ گورنمنٹ جوسنی نے اپنی رعایا کی بددی کو دور کرنے کے لئے وارسا کی تسخیر کی جو پہلی خیر شایع کی ہے۔

اٹلی کا اخبار ٹریبیونو کہتا ہے کہ مسروی اور اٹلی کی روسی سپاہ پلا سراجیو کے تمام بیڑے بیڑے قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

مسروی کی سڑکی اطلاع منظر ہے کہ بلغراد اب بالکل محفوظ ہے۔

مندرستان افواج نے تازہ لڑائیوں میں جو بہادری دکھائی ہے اسکی تمام فرانسہ انگلستان میں تعریف ہو رہی ہے ایک ماس میں مندرستان کی رسالہ نے عین وقت پر انگریزی فوج کو سچا لیا۔

جوسنی دستہ قہقہہ جڑا جلا آ رہا تھا۔ کہ مندرستان کی رسالہ لڑی چاکی دستہ سے ان پر گھس گیا۔ اور جوسنوں کو گلڑی کی طرح کا شہر فتح کیا۔ یہ دیکھ کر جوسن بے چارے ہو کر بھاگ نکلتے۔ رسالہ نے ان کا تعاقب کر کے انہیں مورچوں سے بھی ایک میل پر سے تک بھاگا دیا۔ فوجیوں نے اسے کا حکم ملا۔ تو پیچھے ہٹ آیا۔ انگریزی فوج نے مندرستان کی رسالہ کی کس بہادری پر لفرہ ہتے سرت بلند کے اور وول متحدہ کے سفر متعین قسطنطنیہ نے باجانی سے درخواست کی تھی کہ گوٹن اور برسلا کے جوسن انہوں کو موقوف کر دیا جائے۔ باجانی نے اس سے صفا ٹھکار کر دیا۔

باجانی نے اپنے ممالک میں غیر سلطنتوں کی عدالتیں اور ڈاکھانے بند کر دئے ہیں۔

یونان نے اسپیرس واقعہ ایلیا میں اپنی فوجیں امن قائم کرنے کے سامنے بھیج دی ہیں۔

اٹلی نے ہی ساحل ایلیا پر اپنے جنگی جہاز متعین کر رکھے ہیں۔ اور دلونا میں ہی کچھ سپاہ اتاری ہے۔ جوسن اسٹان تمام سپاہ کو جو سوز جوسنی اور بلجیم میں تکی ہے سرتب و مجتمع کر رہا ہے تاکہ ڈنمیرود کے حالی میں اپنی ساری طاقت کو جمع کرے۔

اسٹریٹیا نہایت گرمی سے سردی پر مورچے بنا رہا ہے۔

شرکی جنگ اور آخرو ہی ہوا جسکا خطرہ کیا جاتا تھا۔ ۲۹۔ اکتوبر کو ترک بھی شریک جنگ ہو گئے۔ روسیوں پر حملہ کر کے ان کے کئی ایک جہاز ڈبوئے۔

# اسلامی طہارت و عبادت کی فلاحی سفری

۱۳

## ضخامت ۵۸ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جلد اول میں عبادت نماز روزمرہ (سفر و حضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ جنوں کسوت وغیرہ۔ حکم صیام۔ فرض حج۔ زکوٰۃ۔ صدقہ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ۔ وغیرہ فروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست۔ طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلق رسوم شادی و عہدہ کو بالتفصیل ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ باند و شائد بعض انگریزی خواں لہجوں میں لہجہ غیر مذہبی کے متعلق جو شبہات و خیالات قائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کا نفاذ کیلئے تریاق کا کام دیگی

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ معیندی سے لیکر منہتی تک اس کو مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیج دیجئے۔ ورنہ دوسرے اولیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے کہ اس کے لائق مصنف مولانا ابوالمسلم احمد ناشادہ علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فصیلت رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سوہاگہ کر دیا ہے۔ اصل قیمت غیر مجلد ۱۰ جلد ۱۰۔ عیاتی قیمت غیر مجلد ۱۰ جلد ۱۰

اخبار کا حوالہ دے کر

مینجر صاحب حجاز باک اکیٹیو شہر سیالکوٹ سے طلب کرو۔

### نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

جمالی شریف معراج نہایت مختصر عمدہ کاغذ لکھائی جمالی لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ شرح میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں لکھی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ سورتوں و آیات کی تفصیل درج ہے۔ تقطیع اوسط۔ مفرد و جملہ سورتوں میں کارآمد خصوصاً بچوں۔ بوڑھوں۔ اور عورتوں۔ لڑکھوں۔ اور نوآموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید۔ پہلی قیمت بخارچہ ہے۔ لیکن رعایتی جلد مع محصول صرف چھ سفری جلدی جمالی شریف مترجم ہے۔ یہ جمالی شریف کا اردو سائز ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح۔ ترجمہ عمدہ ہے۔ ایک میں عام طور پر لکھی گئی ہے۔ سفر میں نہایت کارآمد جلد چوٹی خوشنما مع محصول عائشہ لغات القرآن آں میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو صورت تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر و ماخذ موجود درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتائے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معنی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعے سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب کے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ پہلی قیمت بلا جملہ رعایتی جلد مع محصول علم انسان کامل کا علم عارف ربانی سید عبدالمکرم صاحب گیلانی رحمة اللہ علیہ کی کتاب الا انسان کامل کا سلسلہ اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف اس میں لغتوں کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احادیث۔ و احادیث۔ عماد۔ قلب۔ روح۔ کتب۔ آسمانی۔ فرشتگان۔ کرسی۔ لوح۔ قلم وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بیل سے کیا گیا ہے پہلی قیمت للعلم رعایتی محصول سمیت صرف

شرح فصوص الحکم عربی از مولانا جلال محمد ال تصوف کے نزدیک جو تہام اکبر حضرت جلال الدین ابن علی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے۔ مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہو گا یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے۔ اور اسے مولانا جامی کی شرح سونے پر سونے کی مثال ہے۔ نہایت صحیح نسخہ بڑی مشکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے۔ اصل قیمت للعلم رعایتی مع محصول

خیر کثیر در آیات وجود رب قدری تہذیب کے نہیں یافتہ صحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں اس کا جواب۔ فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے۔ کہ باید و شاید۔ دہرائل کے بابہ ناز اعراض کا دندان شکن جواب

# مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ و تہ۔ کھانسی۔ رینش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جزیان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گروہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فروز اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے لہذا جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ باورٹھے۔ بچہ۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ قیمت فی پھٹانگ ۱۲ دو پھٹانگ ہے۔ پاپو پختہ کے مزج محصول پاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

پر و پراسٹردی میڈلین اکیسینی کٹرہ قلعہ امرتسر

منشی مولانا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکال

بجیوت پرنٹنگ ڈپارٹمنٹ لاہور میں منشا کر ملک گوبال سنگھ پرنٹرز نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا تھار اللہ صاحب دہلوی قاضی مالک نے شائع کیا